ماہنامہ ربوہ

انصاراللہ

اکتوبر ۱۹۸۸ء

ایڈیٹر
مرزا محمد الدین ناز

فارسی منظوم کلام

○

ترس باید زِ قادرِ اکبر ! ہر کہ عارف تر ست ترساں تر

قدرت والے خدائے برتر سے خوف چاہیئے جو زیادہ خدا شناس ہے وہی زیادہ ڈرتا ہے

فاسقاں در سیاہ کاری اند عارفاں در دعا و زاری اند

بدکار لوگ بُرے کاموں میں مشغول ہیں عارف لوگ دعا اور زاری میں مصروف ہیں

اے خنک دیدۂ کہ گریانش اے ہمایوں دلے کہ بریانش

ٹھنڈی رہے وہ آنکھ جو اس کے لئے روتی ہے مبارک ہے وہ دل جو اس کے لئے جلتا ہے

اے مبارک کسے کہ طالبِ اوست فارغ از عمرو زید با رُخِ دوست

بابرکت ہے وہ جو اس کا طالب ہے اور سب سے الگ ہو کر اُس کے حضور میں رہتا ہے

ہر کہ گیرد رہِ خدائے یگاں ! آں خدائش بس است در دو جہاں

جو بھی خدائے واحد کا راستہ اختیار کرے گا اُس کے لئے خدا تعالیٰ دونوں جہانوں میں کافی ہے

لاجرم طالبِ رضائے خدا بگسلد از ہمہ برائے خدا

یہ پکی بات ہے کہ خُدا کی رضا کا طالب خدا کے لئے ہر ایک سے تعلق قطع کر لیتا ہے

شیوہ اش مے شود فدا گشتن بہرِ حق ہم ز جاں جدا گشتن

اس کا مذہب تو یار پر قربان ہو جانا اور خدا کے لئے اپنی جان سے جُدا ہونا ہے

در رضائے خدا شدن چوں خاک نیستی و فنا و استہلاک

خُدا کی رضا میں خاک ہو جانا اور نیستی اور فنا اور ہلاکت کا طالب ہونا

(دُرِّ ثمین فارسی مترجم صفحہ ۳۵، ۳۶)

خلاصہ خطبات حضرت امام جماعتِ احمدیہ

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ ستمبر ۱۹۸۸ء بمقام بیت الذکر نیروبی (کینیا)

امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ۲۷ اگست تا ۳ ستمبر ۱۹۸۸ء کینیا کا دورہ مکمل کرنے کے بعد ۳ ستمبر بروز ہفتہ تقریباً ساڑھے بارہ بجے اینٹیبے ائیر پورٹ یوگنڈا پہنچے۔ اس سے قبل حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بیت الذکر احمدیہ نیروبی میں جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے :-

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور نے فرمایا کہ کینیا سے جو مختلف احباب لندن آتے رہے اور ان سے ملاقات ہوتی رہی ان سے جب یہ پوچھا گیا کہ کینیا کی جماعت منجمد کیوں ہے؟ کیوں ان میں ترقی کے وہ آثار دکھائی نہیں دیتے جو دُنیا کی باقی جماعتوں میں خاص طور پر نمایاں دکھائی دے رہے ہیں اور وہ ایک نئے دَور میں جسے بہار کا موسم کہا جاسکتا ہے داخل ہو چکی ہیں۔

فرمایا: اس کی دو وجوہات بتائی گئیں ایک یہ کہ کینیا کے پُرانے مخلص احمدی خاندان کینیا سے ہجرت کر کے انگلستان چلے گئے اور وہیں آباد ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے پیچھے ایک خلاء پیدا ہو گیا دوسرے یہ کہ جو نئی نسلیں ہیں ان کو احمدیت میں دلچسپی نہیں رہی اور ایک قسم کا قحط الرجال ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا میرے نزدیک یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ کینیا وہ ملک ہے جس میں افریقہ کے برِاعظم میں سب سے پہلے جماعت قائم ہوئی اور حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بزرگ رفقاء کرام یہاں آئے اور ان سے جماعت کا بابرکت آغاز ہوا۔ سب سے پہلے اِس ملک میں جماعت کا قائم ہونا اور اس کے بعد نشوونما میں افریقہ کی تمام جماعتوں سے پیچھے رہ جانا اَور وجوہات رکھتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا: میں نے تفصیل سے جائزہ لیا ہے کہ مختلف وقتوں میں کس طرح یہ جماعت نشوونما پاتی رہی۔ حضورِ انور نے بتایا کہ اگر مخلص احمدی خاندانوں کا کینیا سے انخلاء جماعت کی ترقی کے رُکنے کا

موجب ہوتا تو بیعتوں کا گراف اس بات کو دکھاتا۔ جس زمانہ میں یہاں ایشیائی خاندان آباد تھے اس زمانہ میں نمایاں تعداد میں بیعتیں ہوتی رہیں اور جس سال وہ رخصت ہوئے اُن سالوں میں اچانک بیعتوں کی تعداد رُک گئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو کام ہؤا وہ ابتدائی رفقاء حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا تھا جنہوں نے بڑی محنت اور قربانی کے ساتھ جماعت کا پودا لگایا تھا۔ بعد میں ایشیائی خاندانوں کے جانے یا رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑا۔

فرمایا: جہاں تک دوسری وجہ کا تعلق ہے مجھے اِس ملک میں آئے ہوئے ایک ہفتہ گذر چکا ہے اور ذاتی مشاہدہ کی بناء پر میں اِس بات کو بھی غلط سمجھتا ہوں۔ خدا کے فضل سے بڑے چھوٹے غیر معمولی جذبہ سے سرشار ہیں۔ ان میں جماعت کے ساتھ محبت موجود ہے۔ کام کا سلیقہ ہے اور قحط الرّجال نہیں ہے۔ ہاں قیادت میں قحط ایسی چیز ہے جسے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ فعال جذبہ سے بھرپور حکمت کے ساتھ احمدی نوجوانوں کو ساتھ ملا کر ایک فعال جماعت بنانے والی قیادت موجود نہیں۔

فرمایا: اس سے پہلے کے دَور کی قیادت کا رُخ ایشیائی باشندوں کی طرف تھا اور مقامی کینیا کے باشندوں کی طرف جو حقیقی کینین تھے کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ گذشتہ ادوار میں مقامی قیادت بھی میسّر آئی۔ ان کے زمانہ میں حرکت تھی مگر ان کا رُخ بھی ایشیائیوں کی طرف تھا۔ حضورِ انور نے دوسرے مسلمانوں میں سے بھی بعض لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ اسی طرح اسماعیلیوں میں سے بھی احمدیت میں داخل ہوئے لیکن اس کے بعد ان خاندانوں کو بھی سنبھالا نہ گیا اور ان کے ذریعہ جو روابط پیدا ہوئے ان کو FOLLOW نہیں کیا گیا۔ ان کے بچوں کو بھی سنبھالا نہیں گیا اور کوئی پرواہ نہیں کی گئی حالانکہ ان کے بڑوں نے بہت قربانیاں کی تھیں۔

حضورِ انور نے فرمایا جو حالات میں نے دیکھے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں کی قیادت میں انجماد ہے۔ کوئی نیا خون اور نئی ٹیم تیار نہیں ہو رہی۔ زندہ قیادت کی بنیادی صفت یہ ہے کہ وہ کبھی منجمد نہیں ہوتی۔ قیادت کی تربیت دینا بھی قیادت ہی کا کام ہے۔ اگر اس طرف توجہ نہ دی جائے تو قیادت میں بُحران پیدا ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں ہمیشہ وسعت پیدا ہوتی رہتی تھی۔ آیتِ کریمہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ میں بتایا گیا ہے کہ ان کے ساتھی بھی آپ کی صفات میں شریک ہوئے یہاں تک کہ ایک عظیم الشان جماعت پیدا ہو گئی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ جس قیادت میں وسعت نہ ہو وہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ اِس بنیادی کمزوری کو بھی دُور کرنا ہوگا۔ مَیں ایسے اقدامات کر کے جاؤں گا کہ مخلص احمدی نوجوان آگے آئیں۔ انہیں آنا پڑے گا۔

فرمایا: جو لوگ سب کچھ خدا کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اُنہی پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ فرمایا اِس ملک کو آپ کی ضرورت ہے۔ وفا کا تقاضا یہ ہے کہ ان میں رہ کر ان کی خدمت کریں۔ آج افریقہ کو وفاداری کی ضرورت ہے۔ آج افریقہ کو وفاداروں کی ضرورت ہے۔ فرمایا مجھے نوجوان صاحبِ ولولہ افراد کی ضرورت ہے وہ آگے آئیں اور خدمت کے لئے اپنے نام پیش کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ خدمتِ دین کے لئے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جن کی دونوں ٹانگیں درست ہوں۔ بعض نوجوانوں کے نام مجلس عاملہ کے لئے پیش کئے گئے تو پتہ چلا کہ وہ چندہ نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ تعریف بیان فرمائی ہے کہ وہ جان کے ساتھ اور مال کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ جو لوگ خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرسکتے وہ معذور ہیں۔ حضورِ انور نے جماعت کو مالی قربانی اور چندوں کے معیار کو درست کرنے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ حضورِ انور کے خطبہ کا رواں سواحیلی ترجمہ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق امیر و مشنری انچارج کینیا ساتھ ساتھ کرتے رہے۔

نیروبی سے یوگنڈا روانگی کے وقت ہوائی اڈہ پر حضورِ انور نے فرمایا کہ مباہلہ کے بارہ میں رؤیا کے ذریعہ مزید کامیابیوں کی خوشخبری دی گئی ہے۔ فرمایا خواب میں دیکھا ہے کہ مٹھائی کے چار ڈبے ہیں جنہیں مولوی نور الحق صاحب کو تقسیم کے لئے دے رہا ہوں اور انہیں کہا ہے کہ بیت الذکر کے چاروں دروازوں میں کھڑے ہو کر تقسیم کریں اور ان میں سے تھوڑی تھوڑی مٹھائی تبرّک کے طور پر میں خود بھی کھا لیتا ہوں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مباہلہ کے نتیجہ میں مزید کامیابیوں کی خوشخبری ملنے والی ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۸۸ء بمقام دار السلام (تنزانیہ)

حضورِ انور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اسنے مجھے تنزانیہ آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ دُنیا میں جہاں جہاں اور جس ملک میں بھی احمدیت موجود ہے وہ میرا بھی وطن ہے جو آپ کا وطن ہے۔ اِس پہلو سے ہر ملک اسلام کا وطن ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ساری دُنیا کا فرمانروا بنا کر بھجوایا۔ اِس طرح آپؐ ساری دُنیا کے ہو گئے۔ اِسی طرح جہاں جہاں احمدیت موجود ہے وہ سچے احمدیوں کا وطن ہے۔ فرمایا مجھے یہاں آکر جو خوشی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے بہت ہی مخلص اور نیک دوست امری عبیدی مرحوم کا وطن جو اِس ملک کے بڑے ہونہار فرزند تھے اور بڑی تیزی سے ترقی کر رہے تھے لیکن عمر نے وفا نہ کی مگر چھوٹی عمر میں اتنا نام پیدا کرنا ان کی ایک سعادت تھی اِس لئے یہاں آنا دل کی تسکین کا موجب ہے لیکن غم کا بھی کہ اگر اُن کی زندگی میں آنے کی توفیق ملتی تو زیادہ خوشی ہوتی۔

حضور نے فرمایا آج کی اذان اُن کے ہونہار فرزند نے دی ہے وہ عنقریب جامعہ سے فارغ ہو کر آنیوالے ہیں اور امید ہے کہ وہ وہی نیک کام کریں گے جو ان کے والد نے کئے تھے۔ فرمایا دوسرا پہلو خوشی کا یہ ہے کہ کل جب مَیں آپ کے ساتھ مجلس میں بیٹھا تو مَیں نے اندازہ لگایا کہ یہاں کی جماعت میں خصوصیت کے ساتھ اخلاص پایا جاتا ہے۔ دین سے محبت ہے اور دین کے امور میں تدبر کرتے ہیں۔ بہت دُور دُور سے آٹھ سو نو سو اور ہزار میل سے احباب تشریف لائے جبکہ اِس ملک کا مواصلات کا نظام اور معاشی حالات ایسے ہیں کہ اس میں لمبے سفر کی استطاعت نہیں اس کے باوجود اتنا لمبا تکلیف دہ سفر کرنا ممکن نہیں جبکہ جماعت سے محبت نہ ہو۔ ملک کا شاید ہی کوئی کونہ ہوگا جہاں سے دوست تشریف نہ لائے ہوں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ گذشتہ چند سال سے مَیں یہ جائزہ لیتا رہا ہوں اور مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آپ کی جماعت میں مسلسل بیداری کے آثار نمودار ہو رہے ہیں جماعت بڑھ رہی ہے۔ گذشتہ کچھ عرصہ آپ میں غفلت کی نیند کی حالت رہی اور آرام کیا جب جماعت میں سے اِلّا ماشاء اللہ چند بیعتیں آیا کرتی تھیں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں فرق محسوس ہو رہا ہے لیکن ابھی ترقی کی بہت گنجائش ہے اگر اسی طرح سے کام جاری رہا تو انشاء اللہ عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ حضور نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ تنزانیہ کے لئے بہت سے منصوبوں کی ضرورت ہے کثرت کے ساتھ سکول و ہسپتال پھیلائے جائیں خواہ وہ چھوٹے چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں۔ اِس سلسلہ میں انشاء اللہ تفصیلی منصوبے بنائے جائیں گے۔ جہاں جہاں جماعت میں بیداری پیدا ہوئی ہے ان کا حق ہے کہ انہیں خصوصیت کے ساتھ اِس سکیم میں شامل کیا جائے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک شفاخانوں کا تعلق ہے اِس سلسلہ میں میرے ذہن میں دو پروگرام ہیں۔ جہاں تک ایسے قابل ڈاکٹروں کا تعلق ہے جو سرجری آپریشن کر سکتے ہیں تو ہمارے ذرائع محدود ہیں اِس لئے جب تک مزید لوگ آگے نہ آئیں ہماری ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ پس سکیم یہ ہے کہ اگر کوئی ایسے نوجوان ہوں جو سائنس کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو ہم ایسے نوجوانوں کو اعلیٰ طبی تعلیم حاصل کرنے میں مدد دیں گے اِس طرح افریقن احمدی تیار ہو جائیں گے جو باہر جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور واپس آکر اپنے ملک کی خدمت کریں۔
حضور نے فرمایا کہ شفاخانوں کے سلسلہ میں دوسری سکیم یہ ہے کہ یہاں طبیبوں کا جال پھیلا دیں۔ ہومیو علاج افریقہ کے ممالک میں معروف نہیں۔ افریقہ کی کوئی حکومت بھی نہیں جو اِس علاج کو تسلیم کرتی ہو۔ اِس طرح بعض قانونی دقتیں ہو سکتی ہیں لیکن انشاء اللہ یہ بھی حل ہو جائیں گی۔ فرمایا ابھی تین دن پہلے مَیں یوگنڈا میں تھا وہاں کے وزیرِ صحت و تعلیم سے میری بات ہوئی اُنہیں پتہ نہ تھا کہ یہ علاج کیا ہے جب اُنہیں سمجھایا تو انہوں نے نمایاں دلچسپی دکھائی اِس لئے امید ہے کہ یہاں بھی اسے تسلیم کئے جانے کی صورت خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدا

ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے یوگنڈا کی جماعت سے وعدہ کیا ہے کہ میں وہاں ہومیو پیتھک کے ایک سکول کا اجراء کروں گا اس لئے ایسے احمدی جو ہومیو پیتھک کی سند رکھتے ہوں اور ایک سال یا دو سال یا تین سال کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں اور تین سال کے لئے وقف کرنا بہتر ہوگا کیونکہ صرف یوگنڈا میں ہی نہیں بلکہ تنزانیہ میں بھی ایک ہومیو پیتھک سکول کھولنے کا ارادہ ہے۔ پس ایسے نوجوان جو بیکار ہیں وہ خدمتِ دین کریں اپنی روزی بھی خود کمائیں اور ملک کو اس کی ضرورت بھی ہے کیونکہ لوگوں کی اکثریت طبّی امداد سے محروم ہے اس سکیم میں انشاءاللہ بہت برکت ہوگی۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے پروگرام ہیں جن سے آپ کو آہستہ آہستہ متعارف کرایا جائے گا۔ عالمگیر جماعتِ احمدیہ فیصلہ کر چکی ہے کہ اپنے افریقن بھائیوں کی مدد کرے۔ حضور نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں میں مجلس عاملہ سے تفصیلی گفتگو کروں گا اور امید ہے کہ جماعت یہاں انشاءاللہ ایک اہم کردار ادا کرنے والی ہے۔ فرمایا تنزانیہ کی جماعت اور دُنیا کی تمام جماعتوں کے لئے میری تین نصیحتیں ہیں میں امید کرتا ہوں کہ انہیں توجہ سے سُنیں گے اور ان پر عمل کرنے کا وعدہ اور اقرار کریں گے پہلی نصیحت یہ ہے کہ نماز کو قائم کریں میرا اندازہ ہے یہاں نماز کا معیار اچھا ہے اور نمازوں کی طرف توجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف نماز پڑھنے کی ہی نہیں بلکہ نماز قائم کرنے کی ہدایت فرماتا ہے۔ فرمایا قیام ایک ٹھوس چیز کو کہتے ہیں جو اپنے پاؤں پر کھڑی ہو۔ نمازوں کے لوازمات اور اس کی بنیادوں کو درست کرنا ضروری ہے۔ تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاں صرف معلّم کا ہی انتظام نہ کریں بلکہ جوان میں نماز کو جانتا ہو اور متقی ہو وہ اپنے اپنے ہاں نماز کے درس قائم کرے اور نئی پود کو نماز کا ترجمہ سکھایا جائے نماز کے مسائل سکھائے جائیں اور ان میں عورتوں کو بھی ضرور شامل کیا جائے۔ فرمایا نماز باجماعت کی اہمیّت اور اس کے لوازمات اور متعلق مسائل ایسی باتیں ہیں کہ ان کی تفصیل جاننی چاہیئے۔ اوّلیت معلّمین کو ہے اگر معلّم نہ ہو تو پھر ایسے شخص کو جو نماز جانتا ہو اس کام پر لگایا جا سکتا ہے۔ فرمایا اگر آپ کی عورتیں اور بچیاں نماز کو قائم کرنے والی بن جائیں تو آپ کی سینکڑوں سال کی آئندہ نسلیں سُدھر جائیں گی کیونکہ عورتوں کے ذریعہ ہی اولاد کی صحیح تربیت ہو سکتی ہے۔ فرمایا دوسری نصیحت یہ ہے کہ دعوت الی اللہ کے کام کو زیادہ آگے بڑھائیں ہر احمدی کوشش کرے کہ اللہ کے فضل سے سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے۔ اس سلسلہ میں جن کو علم نہیں وہ گھبراتے ہیں کہ ہم کیا کریں گے۔ فرمایا دعوت الی اللہ کے لئے علم کی ضرورت نہیں اگر دعا کے ساتھ لوگوں کو خدا کی طرف بلانا شروع کر دیں تو آپ کی بات میں قوّت پیدا ہو گی۔ داعی الی اللہ اگر خدا سے دعا کرنیوالا ہو، توکّل کرنے والا ہو تو یہ دعوت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ جہاں تک علم کی کمی کا تعلق ہے اس کو کسی حد تک آپ کیسٹس کے ذریعہ پورا کر سکتے ہیں۔ کچھ دعوتِ الی اللہ کی کیسٹس کینیا میں بنی ہوتی ہیں کچھ آپ یہاں

اپنے حالات کے مطابق تیار کر سکتے ہیں۔ مرکزِ سلسلہ سے تربیت یافتہ مربیان کی کافی تعداد یہاں پر موجود ہے بعض تنزانین بھی اِس قابل ہیں کہ وہ چھوٹی چھوٹی دعوتی کیسٹس تیار کر سکیں ان میں زیادہ دلائل کی بجائے ایک دو سادہ دلیلیں اختیار کر لیں ایسی کیسٹس کو اگر ملک میں عام کر دیا جائے تو بہت فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میری تیسری نصیحت یہ ہے کہ بد رسموں سے بچنے کی کوشش کریں۔ جب کوئی مذہبی جماعت ترقی کرتی ہے تو بعض خطرات بھی ہوتے ہیں۔ بعض رسومات ایسی ہوتی ہیں کہ جو آہستہ آہستہ جماعت میں داخل ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور بعض عادتیں ایسی ہیں جو ختم نہیں ہوتیں۔ انتظامیہ جائزہ لے کہ کونسی ایسی غیر اسلامی رسمیں ہیں کہ جن کے خلاف جہاد ضروری ہے اِس طرح سب احمدی احباب خود بھی ایسی بد رسموں سے بیزاری کریں اور اس بات کو اپنا شعار بنائیں کہ مختلف ملکوں کی مٹی میں وفاداری پائی جاتی ہے بعض میں بے وفائی اور غدّاری زیادہ پائی جاتی ہے فرمایا جہاں تک مَیں نے مشاہدہ کیا ہے آپ کے ملک میں وفاداری کا مادہ پایا جاتا ہے۔ افریقہ کے کئی لوگ یہاں سے باہر گئے مگر کسی نے مڑ کر نہیں دیکھا کہ اِس ملک کے ساتھ وفا کرتے اور اس کے احسان کا بدلہ دیتے سوائے تنزانیہ کے وہ ایشیائی لوگ جو یہاں رہا کرتے تھے جب کسی اور جگہ چلے گئے تو ایک سے زائد بار مجھے ذاتی طور پر ایسا تجربہ اور مشاہدہ ہؤا کہ اُن کے خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہمیں اپنے سابقہ وطن سے اتنی محبت ہے کہ ہم اس کی بہبود کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں اور انہوں نے اِس سلسلہ میں رقوم وغیرہ بھی میرے سامنے پیش کیں اور اِس سے مَیں نے اندازہ لگایا کہ اس مٹی میں وفا کا مادہ پایا جاتا ہے۔ فرمایا جب آپ اپنے ملک کے ساتھ وفادار ہیں تو اپنے خدا کے ساتھ بھی وفاداری کریں اور اس کے دین کو پھیلانے کی سعی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

خطبہ کے دَوران مکرم یوسف عثمان صاحب کامبا بولایا صاحب مربّی تنزانیہ مقامی زبان میں حضورِ انور کے خطبہ کا رواں ترجمہ کرتے رہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ ستمبر ۱۹۸۸ء بمقام دار السّلام۔ ماریشس

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اُس نے مغربی افریقہ کے بعد مشرقی افریقہ کے دَورہ کی بھی مجھے توفیق بخشی ہے۔ کینیا، یوگنڈا اور تنزانیہ کے بعد ماریشس اِس دَورے کا آخری ملک ہے۔ فرمایا کہ مَیں جامعہ میں طالبِ علم تھا تو ماریشس کے طالبعلموں سے جو کالج میں یا جامعہ میں آتے رہے اِسی طرح جلسہ سالانہ پر ماریشس سے آنے والے مہمانوں سے بھی ملاقاتیں ہوتی رہیں اور مجلسیں لگیں تعلّقات بڑھے اور قریب سے ماریشس کے لوگوں کو دیکھنے کا موقع ملا

میرا خیال تھا کہ بہت ہی خوش اخلاق لوگ ہیں، ذہین ہیں اور اُن میں مزاح کا پہلو بھی ہے اگر یہ خدمتِ دین کے لئے مُستعد ہو جائیں تو بڑی تیزی کے ساتھ نشوونما پا سکتے ہیں۔ یہ میرے عمومی تأثرات تھے اِس لئے یہ خواہش رہی کہ خود وہاں جا کر حالات کا مطالعہ کروں۔ فرمایا کافی عرصہ کے بعد غالباً ۱۹۷۶ء میں جب مَیں پہلی مرتبہ عارضی طور پر وکیل التبشیر مقرر کیا گیا تو دیگر مشنوں کے علاوہ ماریشس مشن کی فائلیں بھی پڑھیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو بہت اچھی تصویر مَیں نے طالبِ علمی کے زمانہ میں بنا رکھی تھی اتنی دیرپا نہ رہی۔ بہت سی چیزیں میرے سامنے آئیں جن میں خاص طور پر ماریشس جماعت کا یہ رجحان کہ یہاں ایک ایسا طبقہ آگیا ہے جو بعض مربّیان کو دوسرے کے خلاف بدظن کرتا رہا اور ہوا دیتا رہا کہ تم تو اچھے ہو لیکن تم سے پہلے اچھے نہ تھے چنانچہ بعض مربّیان اپنے پیچھے ایسے حلقہ نشین چھوڑ گئے جو اُن کا تذکرہ کرتے رہے اور وہ یک جہتی جو ابتداء کی جماعت میں ہونی چاہیئے وہ اِس جماعت میں نظر نہ آئی۔ انگلستان آنے کے بعد جب مَیں نے وکالتِ تبشیر کی وساطت کے بغیر تمام جماعتوں کی ڈاک کا براہِ راست مطالعہ شروع کیا تو اُس وقت ماریشس کے بارہ میں دو تکلیف دہ باتیں سامنے آئیں۔ ایک وقت میں تو یوں لگتا تھا کہ یہاں کی لجنہ دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ عہدیداروں کو اپنے ممبروں پر اعتماد نہیں تھا اور ممبروں کو عہدیداروں کے خلاف بدظنّیاں تھیں اور دونوں ایک دوسرے پر الزامات لگا رہے تھے یہاں تک کہ مجھے لجنہ کو معطل کرنا پڑا۔ ایک مربّی کو اُٹھانا اور دوسرے کو گرانا یہ بیماری ابھی مری نہیں۔ بعض ایک کے حق میں تھے اور بعض دوسرے کے حق میں تھے اگر مَیں سختی سے دخل نہ دیتا تو جماعت کے پھٹ جانے کا خدشہ تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک اَور بات جو مَیں نے محسوس کی وہ یہ تھی کہ رشتہ ناطہ اور بیاہ شادیوں کے وقت بہت کم نظم و ضبط نظر آیا اور یہ بات جماعت کو بتائی ہی نہیں گئی کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے تابع جو نظام جاری کیا ہے اس کی پابندی میں ہی برکت ہے۔ فرمایا جب جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ نوجوان اِردگرد کے ماحول سے متاثر ہیں۔ بے پردگی کے ساتھ ایک دوسرے کا ملنا جُلنا اور مغربی سوسائٹی کے گندے افعال بھی اُن میں آتے دکھائی دیئے۔ مربّیان نے بھی کمزوری دکھائی اور خیال کیا کہ اگر ہم نے سختی کی تو باغیانہ رویّہ ظاہر ہوگا اگر کوئی ایسے واقعات سامنے آئے تو مرکز پر ہمارا بھی بُرا اثر پڑے گا۔ اِس طرح انہوں نے حالات سے ایسا سمجھوتہ کیا جو دراصل احمدیت سے بے وفائی کے مترادف ہے۔ فرمایا اگر میرا تأثر درست ہے تو اُن مربّیان اور معلّمین کو استغفار کرنا چاہیئے۔ اگر یہ بُرائیاں بہت پہلے روک دی جاتیں تو آج یہ حالات سامنے نہ آتے اور یہ آگے نہ بڑھتیں۔ اِس لئے جماعت کے نوجوانوں کی تربیت کے لئے بہت بڑے جہاد کی ضرورت ہے چنانچہ فرمایا یہ تمام باتیں جو مَیں کھول کھول کے رکھ رہا ہوں یہ غصّہ کے نتیجہ میں نہیں نہ تکلیف دینا مقصود ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سچّائی کے بغیر اصلاح نہیں ہو سکتی

ایسی سچائی جو سیدھی ہو جس میں طعن و تشنیع نہ ہو اور درد محسوس کر کے صاف بات کرے تو اس کا اثر ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ کوئی تو بتائے کہ اسے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ فرمایا: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اپنی کمزوریوں کو چھپانا چاہیئے۔ ذاتی کمزوریوں کو چھپانا ٹھیک ہے لیکن جو کمزوریاں عوام کے علم میں آچکی ہیں ان کے متعلق بات نہ کرنا یہ دینِ حق کا طریق نہیں۔ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کے تحت جب بھی ایسی بُرائیاں پیدا ہوں تو بعض لوگوں کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ نیکیوں کی تلقین کریں گے اور بُرائیوں کو روکیں گے۔

فرمایا: ایک اور بات جس کے متعلق مجھے پریشانی رہتی ہے وہ یہ ہے کہ جب سے مَیں نے دعوتِ الی اللہ کی تحریک کی ہے تمام دُنیا کے ممالک میں داعیانِ الی اللہ مستعد ہوئے اور میری آواز پر لبّیک کہتے ہوئے اپنی توفیق کے مطابق کام شروع کر دیا چنانچہ ہماری بیعتوں میں نمایاں اضافہ ہوا جہاں سینکڑوں تھے وہاں ہزاروں میں ہونے لگیں لیکن مارشس میں اس کے باوجود کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ میرا یہ تأثر ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو استطاعت دی ہے اور آپ کے اندر وہ مادہ موجود ہے جو انقلاب پیدا کر سکتا ہے اگر آپ دعاؤں کے ساتھ، حکمت کے ساتھ دعوتِ الی اللہ کا کام شروع کر دیں تو آپ میں اتنی طاقت اور اتنا مواد موجود ہے کہ چند سالوں کے اندر مارشس میں ایک روحانی انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ حضور نے بتایا کہ اللہ کے فضل سے جو تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اس کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ سارے افریقہ میں کچھ عرصہ پہلے جتنی بیعتیں ایک سال میں ہُوا کرتی تھیں اب وہ صرف ایک سال میں ایک ملک میں ہوتی ہیں۔ فرمایا جو آواز امامِ وقت کی طرف سے پہنچے اس کے ساتھ تعاون کرنے اور اس آواز کے ساتھ چلنے میں ہی برکت ہے۔ آپ کیوں پیچھے ہیں آپ بھی آگے بڑھیں اور اس روحانی لذّت سے مزہ اُٹھائیں اور دعوتِ الی اللہ کے جہاد میں شامل ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ دعوتِ الی اللہ کے کام میں ایک بات کو مدِّنظر رکھیں جو یہ ہے کہ دعوتِ الی اللہ میں کامیابی اچھی اخلاقی اور روحانی صحت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اس کے بغیر آپ کے دلائل کچھ کام نہیں دے سکتے جب تک اُن امور جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے اُن کی طرف آپ توجہ نہیں دیتے اس وقت تک آپ کی دعوت میں برکت پیدا نہیں ہو سکتی۔ دعوتِ الی اللہ میں دلائل کی ضرورت ہوتی ہے علم کی بھی ضرورت ہے لیکن یہ دو چیزیں کافی نہیں ہیں دعوتِ الی اللہ کے لئے طاقت چاہیئے اور طاقت نیکی سے پیدا ہوتی ہے اگر آپ میں نیکی ہے تو آپ کے روحانی بدن میں بڑی قوّت پیدا ہو جائے گی اس کے بغیر برکت نہ ہو گی۔ حضور نے فرمایا کہ آج دُنیا میں اِس بات کا رجحان بڑھ رہا ہے کہ دُنیا رُوحانیت کی تلاش کر رہی ہے دلائل کی نہیں باوجود اس کے مادہ پرستی اور بدیوں میں ہی دُنیا آگے بڑھ رہی ہے لیکن وہ لوگ اپنے حال پر خوش

نہیں ہیں اور ان میں ایک بے اطمینانی پائی جاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ روحانیت کی تلاش کی ایک رَو بھی چل رہی ہے اِس لئے آجکل کئی قسم کے تبصرے ہو رہے ہیں اور اچھے تعلیمیافتہ لوگ بھی روحانیت کی تلاش میں اُن کے ساتھ وابستہ ہو رہے ہیں۔حضور نے فرمایا جماعتِ احمدیہ کے پاس روحانیّت ہے جو کسی کا محتاج نہیں رہنے دیتی بلکہ اس طبعی قانون کے تحت احمدیت خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی دعوتِ عام دیتی ہے جو شخص خدا سے تعلق پیدا کرے گا وہ اس کو تسکین بخشے گا۔اِس روحانی ہتھیار کو لئے بغیر اگر ہم میدان میں نکل جائیں تو اِس کو بڑھی ہوئی سادگی کے بغیر کیا کہا جا سکتا ہے۔

پس حقیقی بات یہ ہے کہ آپ کو دعوتِ اِلی اللہ میں سب سے زیادہ آپ کے کام آنے والی چیز روحانیت ہے اور وہ روحانیت جو تقوٰی سے پیدا ہوتی ہے ایسی روحانیت جو دوسروں کو عطا کر سکتے ہیں خدا کی سچی محبت سے پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے اور اس کے اندر خدا تعالیٰ کے آثار نظر آنے لگتے ہیں۔فرمایا اگر کسی داعی اِلی اللہ میں روحانیت ہو۔خدا تعالیٰ سے سچی محبت ہو تو ایسے شخص کی آواز میں ایک غیر معمولی تاثیر پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ آواز ہے جس کی دُنیا منتظر ہے۔حضور نے فرمایا کہ آپ کا ماحول دن بدن گندا ہو رہا ہے اور اس معاشرہ میں اکثر معاشی ذمّہ داریوں کا قصور وار مسلمانوں کو ٹھہرایا جا رہا ہے۔ وہ مذہب جس کے ماننے والوں کو دُنیا کا رہنما قرار دیا گیا تھا۔حضور نے فرمایا کہ ظلم کی بات یہ ہے کہ ہندو اور دوسرے لوگ مسلمانوں کو نصیحت کر رہے ہیں آپ کو تو شرم آنی چاہیئے کہ ہمارے مسلمان بھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا سے وابستہ ہو کر کیا کر رہے ہیں آپ کو اِس بات سے مطمئن نہیں ہونا چاہیئے کہ آپ اخلاق اور اقدار میں اُن سے الگ ہیں ہم اُمّتِ مسلمہ کا حصہ ہیں اُمّتِ مسلمہ پر جو داغ لگتا ہے اُس سے آپ کیسے الگ رہ سکتے ہیں اگر اس کی اصلاح نہ ہوئی تو آپ کی بھی اصلاح نہ ہو گی۔آپ کو کیسے اجازت دی جا سکتی ہے کہ آپ اس سے الگ ہو کر صرف دوسرے مسلمانوں کو جواب دہ قرار دیں۔فرمایا دینِ حق کے خلاف کوئی بھی بات ہو آپ کے سینے میں درد اُٹھنا چاہیئے اِس لئے اپنے بھائیوں کے لئے فکر پیدا کریں اور درد کے ساتھ اُنہیں سمجھائیں کہ دینِ حق کے اُوپر طعن نہ آنے دیں۔حضور نے فرمایا کہ نصیحت کرنے والا ہمیشہ دوسروں کے مقابل پر محفوظ رہتا ہے اس کا ضمیر اس کو جھنجھوڑتا رہتا ہے اس نصیحت کے نتیجہ میں خود آپ کا ضمیر آپ کی حفاظت کرے گا اور رفتہ رفتہ جماعت میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔حضور نے فرمایا کہ اگر آپ کے دل میں ویسے ہی جوش اور محبت ہے جس کا نعروں کے ذریعہ آپ نے اظہار کیا اور آپ کے آنسوؤں کی گرمی میں نے محسوس کی تو پھر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں پھر ان تمام باتوں پر آپ کو عمل کرنا ہو گا جو میں کہہ رہا ہوں ورنہ آپ کی محبت کا دعوٰی باطل ہے۔حضور نے اس امید کا اظہار فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد جذب کرنے والے بنیں گے۔

پبلشر :- چو
پرنٹر :- قا
مطبع :- ضیا
مقامِ اشاعت

نعتِ مظہرِ شانِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم

مظہرِ شانِ کبریا ٹھہرے
اِک وجودِ خدانما ٹھہرے

نُور ہی نُور عارضِ پُرنُور
اُنؐ کے رُخ پر نگاہ کیا ٹھہرے

حضرتِ نوحؑ حضرتِ موسیٰؑ
سب ہی مدّاحِ مصطفےٰؐ ٹھہرے

حق نے بخشا حضورؐ کو یہ مقام
آپؐ برتر زماسوا ٹھہرے

سارے عالم کی ہے انہیں پہ نظر
وہ غریبوں کا آسرا ٹھہرے

مثلِ انجم ہیں آپؐ کے اصحابؓ
مہر و مہ اُن کے نقشِ پا ٹھہرے

مصطفےٰؐ ٹھہرے مجتبےٰؐ ٹھہرے
دونوں عالم کے مقتدا ٹھہرے

کبھی کی سیرِ عالمِ امکاں
کبھی عرشِ بریں پہ جا ٹھہرے

اُنؐ کی عظمت بیان ہو کس سے
وہ تو محبوبِ کبریا ٹھہرے

آپؐ کی فوج میں ہیں سب شامل
آپؐ سالارِ انبیاء ٹھہرے

حُجتیں ہو گئیں تمام حضور
آپؐ حق کا وہ معجزہ ٹھہرے

ہے مقامِ فنا یہ دہر سلیم
ایسی بستی میں کوئی کیا ٹھہرے

جنابِ سلیم شاہجہانپوری

جو لوگ خُدا سے محبت کرتے ہیں ضروری ہے کہ وہ اس کی مخلوق سے بھی محبت کریں

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مشرقی افریقہ کا اجمالی تعارف

۲۹ اگست ۱۹۸۸ء کو صبح دس بجے حضورِ انور نیشنل میوزیم نیروبی دیکھنے تشریف لے گئے جس کے ساتھ ملحقہ سنیک پارک بھی حضورِ انور نے ملاحظہ فرمایا۔ ۱/۲ ۴ بجے نماز ظہر و عصر کے بعد مشن ہاؤس نیروبی میں احباب جماعت سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل نیروبی تشریف لے گئے جہاں آپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس میں آنریبل جرمیا ایم نیاگا M.P AND MINISTOR OF ENVIREMENT AND NATURAL RESOURCES، ہائی کورٹ کے جج، ممتاز وکلاء، صنعت کار، ڈاکٹرز اور دیگر معززین شہر نے شرکت کی۔

ڈنر کے بعد تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم ڈاکٹر شمیم صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد مکرم ظہیر احمد ملک صاحب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور مکرم جرمیا ایم نیاگا کا تعارف کرایا۔ بعد ازاں حضورِ انور نے حاضرین سے پُرمغز خطاب فرمایا جس میں آپ نے افریقہ کے حالات کا تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے عاجزی اور انکساری کو اختیار کرنے اور افریقن عوام کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضورِ انور نے بتایا کہ دُنیا کا مستقبل افریقہ میں ہے۔ افریقن قوم کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔

حضورِ انور نے جماعت احمدیہ کی طرف سے حال ہی میں شائع شدہ کوکویو زبان میں ترجمہ قرآن کا ایک نسخہ آنریبل جرمیا کو بھی پیش کیا۔ حضورِ انور کے خطاب کے بعد مسٹر جرمیا ایم نیاگا نے حاضرین سے خطاب کیا جس میں انہوں نے حضورِ انور کے خطاب کو بہت سراہا اور کہا کہ آپ کا کینیا کا دورہ بہت بروقت ہے اور ہمارے لئے باعثِ برکت ہے۔ انہوں نے حضورِ انور کے ارشادات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کی آواز ہے جو آپ نے ہمیں پہنچائی ہے۔ انہوں نے کوکویو زبان میں ترجمہ قرآن کو بہت سراہا اور بہت پسندیدگی کا اظہار کیا۔

۳۰ اگست کو صبح آٹھ بجے حضورِ انور نیروبی سے کسومو کے لئے روانہ ہوئے۔ رستہ میں کرچچو کے مقام پر قافلہ کچھ دیر کے لئے رُکا جہاں چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ کرچچو ایک خوبصورت جگہ ہے اس علاقہ میں کثرت سے چائے کے باغات ہیں۔ تقریباً دو بجے قافلہ SUN-SET ہوٹل پہنچا جہاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور افرادِ قافلہ کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ ½۴ بجے کسومو کی احمدیہ بیت الذکر میں نمازِ ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد حضورِ انور واپس ہوٹل تشریف لائے جہاں ½۸ بجے ایک استقبالیہ تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔ تقریب میں ڈویژنل پولیس آفیسر، ڈپٹی کمشنر، سینئر اسسٹنٹ کمشنر پولیس، پرنسپل ٹیچرز کالج کو اینگ چرچ لیڈر، ہندو، سکھ اور مسلم نمائندگان نے شرکت کی۔ کُل حاضری ۱۰۱ تھی۔ ڈنر کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب کینیا نے حضورِ انور کا تعارف کرایا اور پھر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ میرا خیال تھا کہ اس علاقہ میں جماعت بڑی اچھی طرح جانی پہچانی ہوگی لیکن اس بات سے بڑا تعجّب ہوا کہ یہاں احمدیت کے بارہ میں معمولی تعارف بھی نہیں ہے جبکہ یہاں بہت پہلے احمدیت کا پودا لگ چکا تھا مختصر سے خطاب کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ چند اہم سوال یہ تھے۔ جماعتِ احمدیہ میں داخلہ کی کیا شرائط ہیں؟ جماعت دعوت الی اللہ کو وسعت دینے کے لئے کیا ذرائع اختیار کر رہی ہے؟ جب سب دیگر مذاہب بھی خدائے واحد کی طرف بُلاتے ہیں تو پھر مختلف مذاہب کی تعلیمات میں فرق کیا ہے؟ عام مسلمانوں اور احمدیوں میں کیا فرق ہے؟ دینِ حق میں چوروں کے ہاتھ کاٹنے کی سزا رکھی گئی ہے جو نرمی اور رحم دلی کے خلاف ہے اور یہ کہ اس علاقہ کی ترقی کے لئے مستقبل میں آپ کے کیا پروگرام ہیں؟ حضورِ انور نے اِن تمام سوالات کے نہایت تفصیلی جوابات ارشاد فرمائے۔

۳۱ اگست کو صبح ½۸ بجے کسومو سے شیانہ کی طرف حضورِ انور روانہ ہوئے۔ اِس جگہ جماعت نے حال ہی میں ایک نئی بیت الذکر تعمیر کی ہے۔ اس کے لئے ایک دوست نے اپنی زمین پیش کی اور کینیا کے ایک مخلص مخیّر احمدی دوست نے اس کی تعمیر کا سارا خرچ برداشت کیا۔ اس میں سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیّا کی گئی ہے اور غالباً ایسٹ افریقہ میں کسی گاؤں میں تعمیر ہونے والی بیوت الذکر میں سے یہ پہلی بیت الذکر ہے جسے سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیّا کی گئی ہے۔ یہاں سب سے پہلے حضورِ انور نے بیت الذکر میں دو نفل ادا فرمائے۔ قریباً چھ صد احمدی مرد و زن نے حضورِ انور کی اقتداء میں نوافل ادا کئے۔ اس کے بعد باقاعدہ اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم معلم قاسم صاحب نے کی جس کے بعد مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے ایک استقبالیہ نظم سواحیلی میں پڑھ کر سُنائی۔ بعد ازاں حضورِ انور نے حاضرین سے خطاب

فرمایا اور بتایا کہ بیوت الذکر خدائے واحد کی عبادت کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں حضورِ انور نے فرمایا کہ عام طور پر بیوت الذکر کو دیکھ کر لوگوں کے دل میں سب سے پہلے یہ خیال آتا ہے کہ اتنی خوبصورت بیت الذکر کس نے بنائی ہے اور پھر اس کی خوبصورتی، ڈیزائن، قالین اور میناروں وغیرہ کی طرف دھیان جاتا ہے اور جو بات لوگوں کے ذہن میں نہیں آتی وہ یہ ہے کہ بیوت الذکر کی تعمیر صرف خدا کے لئے ہوتی ہے۔

فرمایا: جب آپ کے اِس علاقہ میں کوئی شخص گھر بناتا ہے تو آپ کی خواہش ہوتی ہے کہ وہاں جائیں اور اس سے تعلق بنائیں۔ بعض اوقات یہ گھر امیروں کے ہوتے ہیں جن میں ہر شخص کا داخلہ ممکن نہیں۔ جہاں صرف امیر لوگ جاتے ہیں یا ان کے قریبی دوست یا اعزاء وغیرہ بھی جا سکتے ہیں لیکن بیت الذکر خدا کا گھر ہے جہاں ہر شخص بلا تکلف جا سکتا ہے۔ فرمایا: ایک عام آدمی کے گھر میں جانے کی آپ کو فکر ہوتی ہے کیا کبھی خدا کے گھر میں جانے کی بھی آپ کو فکر ہوئی ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ بیوت الذکر میں جانے والے کئی قسم کے لوگ ہیں۔ بعض نمازیں تو پڑھتے ہیں لیکن اُن کے دل بیت الذکر میں نہیں ہوتے ایسے لوگوں کا اس میں جانا اُن کے گناہوں کی بخشش کا موجب نہیں بنتا۔ فرمایا بیت الذکر میں جانا اس بلڈنگ سے تعلق قائم کرنا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے عبادت کا تعلق قائم کرنا اصل مقصد ہونا چاہیئے۔ فرمایا بعض ایسے بھی ہیں جو کسی مصیبت یا تکلیف کے وقت ہی اس کا رُخ کرتے ہیں۔ فرمایا بیت الذکر میں اِس لئے جائیں کہ خدا کی محبّت آپ کے دل میں پیدا ہو۔ جب آپ صرف اِس مقصد کے تحت جائیں گے تو خدا خود بخود اپنی مدد آپ تک پہنچائے گا۔ حضورِ انور نے دعا کی اور اِس امید کا اظہار کیا کہ یہ بیت الذکر ہر لحاظ سے برکتوں کا موجب ہوگی۔ حضورِ انور نے اِس کی تعمیر کا خرچ برداشت کرنے والے احمدی دوست کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔ حضورِ انور نے اِس خوشی کے موقع پر اِس علاقہ کے ۳۰۲ احمدی بچوں اور بچیوں میں تقسیم کے لئے مبلغ پچیس ہزار شلنگ اور اِسی طرح غیر از جماعت بچوں میں مٹھائی وغیرہ کی تقسیم کے لئے مبلغ پانچ ہزار شلنگ مقامی مربّی مکرم محمود احمد صاحب منیب کو عطا فرمائے۔ حضورِ انور نے اس علاقہ میں ایک ہومیوپیتھک ڈسپنسری کھولنے کا بھی اعلان فرمایا اور فرمایا کہ یہ ڈسپنسری صرف احمدیوں کے لئے ہی نہیں ہوگی بلکہ اِس سے گاؤں کے ہر شخص کو علاج کی سہولت حاصل ہوگی۔ خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد حضور نے بیت الذکر کے ساتھ مشن ہاؤس اور مدرسہ کی تعمیر کے لئے سنگِ بنیاد رکھا۔ بعد ازاں تمام حاضرین کو جن کی تعداد آٹھ سو سے زائد تھی چائے پیش کی گئی۔ اِس موقع پر علاقہ کے چیفس اور پولیس افسران بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضورِ انور عورتوں کی طرف بھی تشریف لے گئے اور انہیں بچوں کی تربیت کی طرف خصوصیت سے توجّہ دلائی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ ایک جگہ عورتوں کے لئے خصوصی تربیتی کلاسیں لگائی جائیں جہاں وہ دینی مسائل سیکھیں تا وہ دوسری عورتوں اور بچوں کی تربیت کر سکیں۔ تنزانیہ میں اٹھارہ

مردوں، عورتوں اور بچوں نے اجتماعی بیعت کی جس میں تمام حاضر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ اس کے بعد کسوموکے رستہ قافلہ نیروبی واپس روانہ ہؤا۔ کچھ دیر کے لئے قافلہ لیک نیکورو بھی رُکا۔ شام تقریباً ۸½ بجے قافلہ بخیریت نیروبی پہنچ گیا۔ نمازِ مغرب وعشاء حضورِ انور نے احمدیہ بیت الذکر نیروبی میں پڑھائیں۔

یکم ستمبر کو قریباً صبح سات بجے حضورِ انور نیشنل پارک نیروبی تشریف لے گئے ½۱۰ بجے ہلٹن ہوٹل میں پریس کانفرنس میں شرکت فرمائی جس میں K.N.A، ڈیلی نیشن، سٹینڈرڈ اور پیرنٹس میگزین کے نمائندہ شریک ہوئے۔ پریس کانفرنس کے بعد حضورِ انور احمدیہ قبرستان تشریف لے گئے۔ اس قبرستان میں حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض رفقاء کرام بھی مدفون ہیں۔ حضورِ انور نے تمام قبروں کی زیارت کی اور پھر ایک جگہ کھڑے ہو کر سب مرحومین کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ یہاں سے حضورِ انور وہ مکان دیکھنے تشریف لے گئے جہاں حضور کے ماموں مکرم محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم کی رہائش ہؤا کرتی تھی۔ حضورِ انور مکان کے اندر تشریف لے گئے اور وہاں دعا کی۔ اس کے بعد احمدیہ بیت الذکر نیروبی میں تشریف لائے جہاں مجلس عاملہ کا ایک مختصر اجلاس منعقد ہؤا۔ ½۴ بجے پھر حضورِ انور نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی کے لئے احمدیہ بیت الذکر نیروبی تشریف لائے۔ نمازوں کے بعد انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہؤا جو نمازِ مغرب تک جاری رہا۔ اس موقع پر ایک غیر مسلم خاتون MRS. PYNTHIA نے بھی ملاقات کی۔ یہ جرنلسٹ ہیں۔ انہوں نے اپنی ایک کتاب THROUGH OPEN DOORS میں احمدیت پر بھی ایک مقالہ لکھا ہے۔ نمازِ مغرب وعشاء کے بعد بیت الذکر میں تیرہ افراد نے بیعت کی جن میں ۹ مرد اور ۴ عورتیں شامل ہیں۔ یہ سب کوکویو قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ بیعتیں ایک داعی الی اللہ کی مساعی کے نتیجہ میں ہوئیں جو خود کوکویو قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضورِ انور نے اس موقع پر خاص طور پر اس نوجوان داعی الی اللہ کو شرفِ معانقہ بخشا۔ یاد رہے کہ حال ہی میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے کوکویو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہؤا ہے۔ اجتماعی بیعت اور دعا کے بعد مجلس عاملہ کا اجلاس شروع ہؤا جو رات گئے تک جاری رہا۔ حضورِ انور نے مجلس عاملہ میں بعض نئے افراد کی نامزدگی فرمائی اور مختلف شعبہ جات کے کام اور ذمہ داریوں سے متعلق تفصیلی ہدایات ارشاد فرمائیں۔

۲ ستمبر کو نمازِ جمعہ احمدیہ بیت الذکر نیروبی میں پڑھائی۔ شام ½۵ بجے حضورِ انور نے لجنہ کے اجلاس میں شرکت کی اور ان سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں اطفال کو شرفِ ملاقات بخشا۔ ½۶ بجے مجلسِ عاملہ کا تیسرا اجلاس شروع ہؤا جو آٹھ بجے تک جاری رہا۔ نمازِ مغرب وعشاء کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے ساتھ ڈنر میں شرکت فرمائی۔

۳ ستمبر کو صبح ۹ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ یوگنڈا کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت بیگم صاحبہ نے نیروبی

میں ہی قیام فرمایا۔ قریباً ½ ۱۱ بجے ایئر کینیا کے ذریعہ موکینیا تا ایئرپورٹ نیروبی سے روانہ ہو کر ½ ۱۲ بجے اینٹیبے ایئر پورٹ یوگنڈا پہنچے۔ ایئر پورٹ پر کثیر تعداد میں احمدی مرد و زن حضورِ انور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے پُرجوش نعروں سے حضورِ انور کا استقبال کیا۔ ایک طرف چھوٹی بچیاں نہایت خوش الحانی سے کلمہ طیبہ اور درود شریف کورس کی شکل میں گا کر پڑھ رہی تھیں۔ حضورِ انور نے تمام مردوں اور بچوں کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں حضورِ انور نائل ہوٹل کمپالہ پہنچے۔ پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو ESCOT کیا۔ یہ پولیس سکواڈ یوگنڈا کے سارے سفر میں ہمراہ رہی۔ قریباً چار بجکر چالیس منٹ پر احمدیہ بیت الذکر یوگنڈا میں نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور نے احمدیہ بشیر ہائی سکول کا معائنہ فرمایا اور مکرم منیر احمد صاحب منیب پرنسپل احمدیہ بشیر ہائی سکول کو مختلف ہدایات ارشاد فرمائیں۔ بعد ازاں حضور نے بشیر ہائی سکول کے گراؤنڈ میں سکول کے اساتذہ، طلباء اور دیگر احباب سے خطاب فرمایا۔ حضورِ انور کے خطاب کا رواں ترجمہ مکرم رجب معاجر صاحب نے کیا۔ اس موقع پر بھی چند احمدی بچیوں نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ حضورِ انور کو ایک گیت گا کر WELCOME کیا۔ بعد ازاں مکرم ملک ابیری صاحب نے سواحیلی میں ایک نظم پیش کی۔ مکرم امیر صاحب کے مختصر تعارفی خطاب کے بعد حضورِ انور نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہاں آنے کی توفیق بخشی لیکن ایک بات جس کی وجہ سے مجھے تکلیف پہنچی ہے یہ ہے کہ یوگنڈا کو اس کے اپنے ہی لوگوں نے لُوٹا اور نقصان پہنچایا ہے۔ فرمایا کہ یوگنڈا کی ترقی میں جو بات حائل ہے وہ اخلاقی انحطاط ہے اس لئے اخلاقی قدروں کو زندہ کریں۔ باہمی اتحاد پیدا کریں۔ ایک دوسرے کے جذبات، اموال اور عزت کا احترام کریں اور اپنی تمام طاقتیں ملک کی ترقی کے لئے خرچ کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ طلباء کو سچائی اور دیانتداری کے بارے میں خصوصیت سے تلقین کی جائے۔ حضورِ انور نے سکول کی عمارت کی توسیع، سائنس لیبارٹری، وڈیو روم اور لائبریری کے قیام اور سکول میں ٹیکنیکل سہولت مہیا کرنے کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ اس غرض کے لئے جس قدر بھی اخراجات کی یا سٹاف کی ضرورت ہو گی ہم مہیا کریں گے۔ حضورِ انور نے سکول کو ایک معیاری سکول بنانے اور جدید طریقہ ہائے تعلیم سے آراستہ کرنے کا اعلان فرمایا۔ قریباً ½ ۷ بجے حضورِ انور نے احبابِ جماعت سے اجتماعی ملاقات فرمائی۔ کچھ دیر کے لئے حضورِ انور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور اُن سے گفتگو فرمائی۔ نمازِ مغرب وعشاء کے بعد مجلس عرفان کا آغاز ہوا۔ اس میں احباب نے حضورِ انور سے مختلف سوالات دریافت کئے۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ رات قریباً دس بجے تک جاری رہا۔

۲۰ ستمبر کو حضورِ انور کمپالہ سے جنجا کے لئے روانہ ہوئے۔ رستہ میں کمپالہ سے قریباً پانچ سات میل کے فاصلہ پر کیا تا کے مقام پر جماعت کے ایک پرائمری سکول کا معائنہ فرمایا۔ حضورِ انور نے اس جگہ منسٹری ٹریننگ کالج قائم کرنے کے لئے ارشاد فرمایا اور اس سلسلہ میں مکرم امیر صاحب کو تفصیلی پلان بنا کر بھجوانے کے لئے تاکید فرمائی۔ قریباً ۱۰ بجے حضورِ انور مُبیکو پہنچے۔ یہ جماعت ۱۹۸۱ء میں قائم ہوئی اور مکرم حاجی مصطفیٰ زید صاحب نے ۱۹۸۴ء میں ۲ ایکڑ زمین جماعت کو تحفۃً پیش کی اور اب اس جگہ ایک خوبصورت بیت الذکر تعمیر ہو چکی ہے جو احبابِ جماعت نے وقارِ عمل کے ذریعہ تعمیر کی ہے۔ اس میں ایک سکول بھی جاری ہے۔ جب حضورِ انور اس جماعت میں پہنچے تو تمام احباب نے پُرجوش نعروں سے حضورِ انور کا استقبال کیا اور سکول کی بچیوں نے گیت گا کر حضورِ انور کو اَھْلًا وَّ سَھْلًا اور خوش آمدید کہا۔ حضورِ انور نے اس جگہ احبابِ جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدیت اگرچہ یوگنڈا میں دیگر کئی ممالک کی نسبت دیر سے پہنچی ہے لیکن بفضلِ خدا اس کی قبولیت کے آثار نمایاں طور پر نظر آ رہے ہیں۔ فرمایا جس طرح آپ نے احمدیت کی آواز پر لبیک کہا ہے اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعوت کو قبول کیا ہے اسی طرح جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپ کی ضروریات کی فکر کرے۔ حضورِ انور نے فرمایا آپ کی اصلاح و ترقی اور گناہوں کی معافی کا صرف ایک ہی طریق ہے کہ مامورِ زمانہ کو تسلیم کیا جائے جو آپ نے کر لیا ہے۔ اب بقیہ یوگنڈ کے لئے آپ ایک مثالی جماعت بنیں۔ یوگنڈا کی نجات اور اس کے مسائل کا حل احمدیت قبول کرنے میں ہے۔ جیسے آج مامورِ زمانہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پیش کیا ہے۔ حضورِ انور نے سکول کو IMPROVE کرنے اور اس جگہ ایک ڈسپنسری کے قیام کا بھی اعلان فرمایا اور فرمایا کہ اس علاقہ میں سمال کاٹیج انڈسٹری کے قیام کے امکانات کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔ حضورِ انور نے اس سکول کے طلباء کے لئے مبلغ دو لاکھ اسی ہزار شلنگ تحفۃً عنایت فرمائے۔

یہاں سے روانہ ہو کر حضورِ انور جنجا پہنچے۔ حضورِ انور نے یہاں حاضرین سے خطاب فرمایا اور فرمایا کہ ہر مذہبی لیڈر لوگوں کو اپنی جماعت کی طرف بُلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا مذہب ہی اصل مذہب ہے اس لئے باقی مذاہب کو چھوڑ کر میری طرف آؤ۔ یہ طریقِ کار عام انسانوں کو کنفیوز کر دیتا ہے کیونکہ یہ تو ممکن نہیں کہ سارے ہی غلط ہوں۔ اس کے لئے یہ فیصلہ مشکل ہو جاتا ہے کہ کس کا انتخاب کرے۔ اس طرزِ عمل کا دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پبلک میں ایک REJECTION پیدا ہوتی ہے اور خدا کے نام پر آپس میں ایک جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ فرمایا: اس کا حل یہ ہے کہ مذہبی لیڈر اپنے مذہب کی تبلیغ دو طریق پر کریں جن کا قرآن کریم کی اس آیت میں ذکر ہے کہ کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

اِس میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ تم سب سے بہترین اُمت ہو کیونکہ تم لوگوں کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہو۔ ہر آدمی کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مختلف ہوتا ہے لیکن یہ تعلق عام انسانوں سے مخفی ہوتا ہے۔ کسی کے بارہ میں یہ بتانا کہ اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے یا نہیں بالکل ناممکن ہے لیکن اصل لوگ جو مخلوقِ خدا کی ہمدردی کرتے ہیں، اُس کی خاطر قربانی کرتے ہیں، ان کی قربانی کرتے ہیں، اُن کی خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو GOLDYMEN کہا جاتا ہے۔ ایسا مذہب جو مخلوقِ خدا میں تفریق کرتا ہے وہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ تم نے تمام بنی نوع انسان کی بلا امتیاز مذہب و ملت، قوم و ملک خدمت کرنی ہے۔ ایسے لوگ فی الحقیقت اِس مقصد کو لے کر کھڑے ہوتے ہیں اور اس پر عمل کرتے نظر آتے ہیں اُن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ فی الحقیقت مذہب کے مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اس مشورہ کے سب سے زیادہ مستحق یوگنڈا کے لوگ ہیں۔ آپ ...... پاش پاش کر دیا ہے۔ اتحاد پارہ پارہ ہو گیا ہے۔ سوسائٹی میں کوئی امن نہیں۔ اِس کا باعث آپ کے ملک کے اپنے لوگ ہیں۔ اب اِس صورتحال کو ختم کریں۔ اللہ نے آپ کو بہت استعدادیں دی ہیں اپنے بھائیوں سے محبت کرنا سیکھیں۔ دوسروں کی جائیداد کو اپنے اُوپر حرام سمجھیں کسی کو اس کے حق سے محروم نہ کریں۔ اپنے ملک کی خدمت پر ڈٹ جائیں اور ملک و قوم کی خدمت کو اپنا مقصد بنائیں۔ حضورِ انور نے احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ دوسروں سے بڑھ کر خدمت کے میدان میں آگے آئیں اور اپنی خدمات پیش کرنے میں کوئی امتیاز نہ کریں۔ اگر صرف یہ کر لیا جائے تو نہ صرف اِس دُنیا میں بلکہ آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم عطا کرے گا۔ حضورِ انور نے احباب کو چندوں کی ادائیگی اور مالی قربانی میں حصہ لینے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

$5\frac{1}{2}$ بجے جنجا کرسٹڈ کرین ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب ہوئی جس میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر جناب FREDMUKISA اور اس علاقہ کی بڑی شخصیتوں اور دیگر معززینِ علاقہ نے شرکت کی۔ اِس موقع پر ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر نے اپنی تقریر میں حضورِ انور کو WELCOME کیا اور علاقہ کی تعلیمی وطبی ضروریات اور مسائل کا ذکر کیا اور اِس سلسلہ میں تعاون و مدد کی درخواست کی۔ حضورِ انور نے ان امور میں ہر ممکن مدد دینے کا اعلان فرمایا اور لوگوں کو اعلیٰ اخلاقی اطوار اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ حضورِ انور کے خطاب کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہوا جو $\frac{1}{2}$ بجے تک جاری رہا۔ چند اہم سوالات یہ تھے کہ احمدیوں کا دیگر مسلمانوں سے کیا فرق ہے۔ حضورِ انور نے اِس کا نہایت تفصیل سے جواب ارشاد فرمایا اور بتایا کہ تمام مسلمان فرقوں کے ایک دوسرے سے اختلافات ہیں اور بعض اختلافات بنیادی اور شرعی نوعیت کے ہیں۔ حضورِ انور نے بتایا کہ تمام مذاہب میں ایک موعود کا انتظار ہے اور اس کے ظہور کے لئے جو نشانات بتائے گئے ہیں وہ ایک

جیسے ہیں۔ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ اس زمانہ کا وہ موعودِ مذاہبِ عالم ظاہر ہو چکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں۔ حضورِ انور نے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اسی طرح خاتم النبیین اور اُردو کے مقام کے متعلق سوالات کے بھی جوابات ارشاد فرمائے۔ مکرم محمد علی کائرے صاحب مربیٔ سلسلہ نے حضورِ انور کے خطاب اور سوالوں کے جوابات کا رواں ترجمہ نہایت عمدگی کے ساتھ مقامی زبان میں ادا کیا۔ نمازِ مغرب و عشاء کے بعد احمدیہ بیت الذکر جنجا میں مجلسِ عرفان شروع ہوئی جو رات دیر تک جاری رہی۔

۵ ستمبر کو صبح آٹھ بجے جنجا سے حضورِ انور مساکا کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً پونے بارہ بجے حضورِ انور مساکا پہنچے۔ حضورِ انور نے بیت الذکر و مشن ہاؤس کا معائنہ فرمایا اور مشن کے احاطہ میں مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب مرحوم کی قبر پر دعا کی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم نے یہ زمین بیت الذکر و مشن ہاؤس کے لئے وقف کی تھی۔ یہاں بھی حضورِ انور نے حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا۔ نمازِ ظہر و عصر بیت الذکر مساکا میں ادا کی گئی۔ حضورِ انور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ کسی شخص کی مذہب سے محبت کافی نہیں جب تک کہ وہ خدا کی مخلوق سے محبت نہ کرے۔ فرمایا: ایک غریب آدمی پوچھتا ہے کہ آپ ہمارے جسموں کے لئے کیا کر رہے ہیں تو مذہبی آدمی جواب دیتا ہے کہ جسم تو فنا ہو جائے گا ہم آپ کی رُوح کے لئے متفکر ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر مذہبی لیڈر اس دُنیا میں آپ کے لئے فکرمند نہیں ہیں تو آخرت میں وہ آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔ حضورِ انور نے یوگنڈا کی اقتصادی بدحالی کا ذکر کیا اور فرمایا کہ دُکھ کی بات یہ ہے کہ خود آپ لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے یہ مصیبتیں اُٹھائی ہیں اور کئی سال پیچھے چلے گئے ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ہماری جماعت آپ کی خدمت کیلئے تیار ہے لیکن آپ کا تعاون ضروری ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یوگنڈین کیریکٹر نہایت دوستانہ اور مخلصانہ ہے اور میں آپ کی مدد کا عزم کر چکا ہوں۔ قریباً ۲½ بجے جوترا سکول کے بچّوں نے نہایت خوش الحانی سے کورس کی شکل میں گیت گا کر حضورِ انور کو خوش آمدید کہا۔ حضورِ انور کافی دیر تک بچّوں کے پاس کھڑے رہے۔

حضورِ انور نے یہاں پر تعمیر شدہ احمدیہ ہسپتال کا معائنہ فرمایا اور مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ امان صاحب کو ہسپتال کو معیاری اور بہتر بنانے کے سلسلہ میں کئی ایک ہدایات ارشاد فرمائیں۔ حضورِ انور نے یہاں مرکز کی تعمیر کے لئے بنیادی اینٹ پر دعا بھی کی۔ یہاں سات سو سے زائد مرد و زن جمع تھے۔ حضورِ انور نے احباب سے ایک نہایت تفصیلی اور پُر اثر خطاب فرمایا۔ حاضرین میں ڈویشنل بشپ، علاقہ کے انسپکٹر پولیس اور علاقہ کے دیگر معززین و سرکردہ احباب شامل تھے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یوگنڈا آنے کے بعد یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کہ یہاں کے لوگ سادہ، نیک طبیعت اور ذمّہ دار ہیں اور انہوں نے باوجود ایک اجنبی ہونے کے مجھے خندہ پیشانی

سے ریسیو کیا ہے۔ حضورِ انور نے لوگوں کو نصیحت کی کہ اپنے بھائیوں سے صلح و آشتی سے رہیں۔ ان کے اموال وجان کی عزت و احترام کرنا سیکھیں۔ اِس سلسلہ میں خصوصیت سے حضورِ انور نے جھوٹ اور چوری سے اجتناب کی طرف توجہ دلائی۔ حضورِ انور نے اپنے خطاب میں احمدیت کا نہایت تفصیلی تعارف کرایا اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ظہور اور آپ کی صداقت پر آسان فہم اور نہایت مضبوط دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ نمازِ عصر کے بعد کمپالہ کے لئے واپسی ہوئی۔ راستہ میں KYANJALA کے مقام پر حضورِ انور نے جماعت کے ایک سکول کو VISIT کیا جسے مخالفین نے جلا دیا تھا۔ حضورِ انور نے سکول کی عمارت کو ٹھیک کرنے اور سکول کی ضروریات کے متعلق اخراجات کا اندازہ اور پلان بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ حضورِ انور نے اِس موقع پر تمام حاضرین کے ساتھ اجتماعی دعا بھی کروائی اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کئے گئے۔ شام کو قافلہ بخیر و عافیت کمپالہ واپس پہنچا۔

۶ ستمبر کو صبح ۹½ بجے مجلس عاملہ یوگنڈا کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عہدیداران اور مربیان کو بیش قیمت ہدایات سے نوازا۔ اجلاس ۱۱½ بجے تک جاری رہا۔ ۱۱½ بجے حضورِ انور پرائم منسٹر یوگنڈا سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ دوپہر کے کھانے پر منسٹر آف انفارمیشن نے حضورِ انور سے ملاقات کی اور دیر تک مختلف امور پر تبادلۂ خیال کیا۔ عصر کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ مکرم شعیب نعیر صاحب امیر یوگنڈا کے ہاں چائے پر تشریف لے گئے۔ شام ۶½ بجے شیراٹن ہوٹل کمپالہ میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی اس میں مختلف طبقہ ہائے فکر کے ممتاز افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ خدا سے محبت کرتے ہیں ضروری ہے کہ وہ اس کی مخلوق سے بھی محبت کریں۔ خدا کی محبت کا جہاں تک سوال ہے کسی کے دل کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کے دل میں خدا تعالیٰ کی سچی محبت ہوتی ہے وہ اسے چھپاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص جو خدا سے محبت کرتا ہے اس کو اِس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ لوگ اس کو پہچانتے ہیں یا نہیں۔ مزید برآں وہ یہ سوچتا ہے کہ اس محبت کا اظہار کہیں دکھاوا نہ بن جائے۔

فرمایا: خدا سے محبت تو وقتی ہو سکتی ہے لیکن اگر آپ انسانیت سے محبت کرتے ہیں تو اِسے چھپایا نہیں جا سکتا اِس لئے ایسے مذہب جو انسانی ہمدردی نہیں رکھتے اور انسان کی خدمت نہیں کرتے اُن کی سچائی مشکوک ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ مذہب آج کی دُنیا میں امن قائم کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ فرمایا: مَیں اِس بات مشاہدہ کرتا رہا ہوں کہ یوگنڈین بالعموم نیک طبیعت، خوش اخلاق اور ملنسار ہیں لیکن بدقسمتی سے وہ ۲ دو بیماریوں میں مُبتلا ہیں نمبر ایک جھوٹ نمبر ۲ چوری اور ڈاکہ حضورِ انور

ماہنامہ

انصار اللہ

ربوہ

ایڈیٹر

مرزا محمد الدین ناز

پبلشر :- چوہدری محمد ابراہیم

پرنٹر :- قاضی منیر احمد

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ انصار اللہ

دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

اس شمارہ میں

جلد نمبر ۲۹
شمارہ نمبر ۱۰

شرح چندہ

پاکستان ——— بیس روپے سالانہ

قیمت فی پرچہ :- دو روپے

نے فرمایا کہ آپ یہ عزم کریں کہ ہم تلافیٔ مافات کریں گے اور ملک کی خوشحالی اور امن کے لئے کام کریں گے۔ فرمایا جماعتِ احمدیہ آپ کی خدمت کا عہد کر چکی ہے۔ میری آواز پر ساری دُنیا کے احمدی آپ کی خدمت کیلئے حاضر ہیں۔ مَیں اِس بارہ میں تحریک کر چکا ہوں اور لوگ میری آواز پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ اِس استقبالیہ تقریب کے بعد یوگنڈین ٹیلیویژن نے حضورِ انور کا ایک خصوصی انٹرویو ..... پروگرام کے لئے لیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انٹرویو لینے والی عورت کے استفسار پر اپنا ذاتی تعارف کروانے کے بعد احمدیہ مشن کے قیام کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام دُنیا کو خدائے واحد کی تعلیم دے اور اس کی طرف بُلائے۔ فرمایا یہ کام ایک مامور من اللہ کے ذریعہ ہونا تھا جس کی پیشگوئی کی گئی تھی حضورِ انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ مَیں تمام بنی نوع انسان کی ہمدردی اپنے دل میں رکھتا ہوں۔ میرا تعلق تمام بنی نوع انسان کے ساتھ ہے۔ جب سے مَیں یوگنڈا میں آیا ہوں اپنے آپ کو یوگنڈین سمجھتا ہوں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ہم یوگنڈا کی خدمت کا تہیّہ کر چکے ہیں ان کی ہم ہر ممکن خدمت کریں گے۔ اگر ہم خدا کی مخلوق کی خدمت نہیں کر سکتے تو خدا کی محبّت کے دعویدار کیسے ہو سکتے ہیں۔ بطور مذہبی لیڈر میرا یہ فرض ہے کہ مَیں لوگوں کی جسمانی اور روحانی ضروریات کا خیال رکھوں۔ اِس بارے میں تعلیمی، طبّی اور اقتصادی پروگرام تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ انٹرویو تقریباً چالیس منٹ تک جاری رہا۔

۷ ستمبر کو حضورِ انور یوگنڈا سے کینیا کے لئے روانہ ہوئے جہاں ایک روز قیام کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دارالسلام تنزانیہ پہنچے۔ قبل ازیں ۷ ستمبر کو V.I.P. لاؤنج اینٹیبے ایئرپورٹ یوگنڈا پر یوگنڈا کے وزیر تعلیم، وزیر صحت اور منسٹر آف اسٹیٹ کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ نیف ڈیک کے نمائندہ نے حضورِ انور سے بعض سوالات کے جوابات دریافت کئے اور یوگنڈا کے لوگوں کے لئے حضورِ انور کا پیغام حاصل کیا۔

۸ ستمبر کو نیروبی سے تنزانیہ کو روانگی سے قبل ایئرپورٹ پر کینیا نیوز ایجنسی، کینیا ٹیلیویژن اور ڈیلی نیشن کے نمائندگان نے حضورِ انور سے پریس انٹرویو لیا۔

۸ ستمبر کو ۲ بجکر دس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ تنزانیہ میں ورود فرما ہوئے۔ یہاں دارالسلام کے میئر جناب کیٹوانا پونڈو اور اپیل کورٹ کے جج جناب عبداللہ مصطفےٰ صاحب اور امیر صاحب جماعت احمدیہ تنزانیہ اور دیگر احبابِ جماعت نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ V.I.P. لاؤنج میں ایک مختصر سی پریس کانفرنس بھی ہوئی۔ اِس میں چھ مختلف نمائندگان نے شرکت کی اور حضورِ انور سے مختلف سوالات دریافت کئے۔ حضورِ انور کی تنزانیہ آمد اور پریس کانفرنس کی خبر بی بی سی اور جرمن ریڈیو کے سواحیلی پروگرام سے

نشر ہوئی۔ ایئر پورٹ پر کثیر تعداد میں احبابِ جماعت مرد و زن حضورِ انور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے احباب نے پُرجوش نعرہ ہائے تکبیر سے حضورِ انور کا استقبال کیا۔ حضورِ انور نے وہاں پر موجود تقریباً ایک ہزار احمدی احباب کو مشرفِ مصافحہ بخشا۔ حضورِ انور کا قیام فی المنجارو ہوٹل دار السلام میں تھا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور احبابِ جماعت میں تشریف فرما ہوئے اور احباب کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔ نمازِ مغرب و عشاء کے بعد بھی سوال و جواب کا یہ سلسلہ رات قریباً ۹ بجے تک جاری رہا۔

۹ ستمبر کو نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ دار السلام یونیورسٹی میں تشریف لے گئے جہاں پہلے سے ...... چیئرمین فیکلٹی آف سوشل سائنسز سے ملاقات کی۔ اس فیکلٹی کے تحت حضورِ انور کے ایک لیکچر کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضورِ انور کے اِس علمی، عام فہم اور معرکہ آراء خطاب کے دوران حاضرین کی تعداد تقریباً دو صد تھی۔

شام کو بیت الذکر دار السلام میں مجلسِ عرفان ہوئی۔ اِس میں احبابِ جماعت نے حضورِ انور سے مختلف سوالات دریافت کئے۔ چند اہم سوالات یہ تھے۔ نبی کو خدا تعالیٰ چُنتا ہے کیا خلیفہ کا انتخاب بھی خدا تعالےٰ فرماتا ہے؟ کیا آدم سب سے پہلے انسان تھے یا اُن سے پہلے بھی لوگ موجود تھے۔ کیا امام مہدی کے بعد بھی کوئی امام آسکتا ہے؟ کیا سُود پر قرضہ لینا جائز ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ مقامی احباب کی سہولت کے لئے انگریزی میں ہونے والے سوال و جواب کا ترجمہ ساتھ ساتھ سواحیلی میں کیا جاتا رہا۔

۱۰ ستمبر کو صبح ۱۰ بجے دار السلام کے ریجنل کمشنر مسٹر LIUNDI نے حضورِ اقدس سے فی المنجارو ہوٹل میں ملاقات کی۔ بعد ازاں اسی ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی اس میں حضورِ انور نے دَورۂ افریقہ کی غرض و غایت، افریقہ کے حالات کے مشاہدہ پر مبنی اپنے تأثرات بیان فرمائے۔ ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا کہ آج دُنیا کے امن کے لئے سب سے ضروری بات MORALITY کا فقدان ہے۔ بڑے بڑے ممالک اپنے ذاتی فائدے کے لئے چھوٹے ممالک کی پرواہ نہیں کرتے۔ دوسروں کے حقوق اور عدل و انصاف کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ افریقہ میں بھی اخلاقی اقدار بڑی تیزی سے ختم ہو رہی ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ جب تک اخلاقی قدریں قائم نہیں کی جائیں گی اس وقت تک حقیقی امن کے قیام میں کامیابی ممکن نہیں۔ نمازِ عصر کے بعد فیمیلیز کو حضورِ انور نے شرفِ ملاقات بخشا اور بعد ازاں لجنہ سے خطاب فرمایا اور بعد نماز مغرب و عشاء مجلسِ عرفان ہوئی۔ رات ۸½ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک عشائیہ تقریب میں شرکت فرمائی۔ اِس عشائیہ میں تنزانیہ کے منسٹر آف انرجی جناب نور قاسم صاحب، مختلف ججز، وکلاء، ڈاکٹرز، کمشنر آف لیبر اور دیگر کئی معززین اور سرکردہ افراد نے شرکت کی۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ افریقہ کے لئے جو بات ضروری ہے وہ یہ ہے کہ افریقہ اپنے تشخص کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج افریقہ کے ہر ملک میں ایک چھوٹا افریقہ تراشا جا رہا ہے اور ملک کے تمام ذرائع اقتصادیات، غیر ملکی امداد، صنعتی ترقی یہ سب کچھ اس سے ایک چھوٹے سے طبقہ کے مغربی طرز کے معیارِ زندگی کو قائم رکھنے پر خرچ ہو رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے دل میں اپنے لوگوں کی خدمت اور اُن کی دلچسپی اور ان کی بہبودی کا جذبہ ہونا چاہیئے۔

فرمایا: میرا مشورہ یہ ہے کہ بیرونی آئیڈیالوجی کو اپنے اندر داخل نہ ہونے دیں اور پورے وثوق اور نیک نیتی کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ اپنے لوگوں کی خدمت میں لگ جائیں اور POLARIZATION کو ختم کریں۔

فرمایا: اگر تمام افریقن ممالک ایک ہی DIRECTION میں چلنا شروع کر دیں تو یہ بہت بڑی طاقت ہو سکتی ہے۔ حضور انور کے خطاب کے بعد جناب نور قاسم صاحب منسٹر آف انرجی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

پیارے آقا کا محبّت بھرا اسلام

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے اور حضور تمام احباب جماعت کو محبّت بھرا السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔

جمعۃ المبارک کی فرضیّت، اہمیّت، آداب و برکات

(مکرم مولانا عبد المنان صاحب شاہد مربّیٔ سلسلہ کراچی)

اللہ تعالیٰ اپنی عالمگیر کتاب قرآن کریم میں جمعۃ المبارک کی فرضیّت کے بارے میں فرماتا ہے:۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (سورۃ جمعہ آیت ۱۰)

یعنی اے مومنو! جب تم کو جمعہ کے دن نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کے لئے جلدی جلدی جایا کرو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دیا کرو۔ اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے اچھی بات ہے۔ اس سے آگے آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جایا کرو اور اللہ کا فضل تلاش کیا کرو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب یہ لوگ تجارت یا کھیل کی بات دیکھتے ہیں تو تجھ سے الگ ہو کر اس کی طرف چلے جاتے ہیں اور تجھ کو اکیلا چھوڑ دیتے ہیں تو اُن سے کہہ دے کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر بلکہ تجارت سے بھی اچھا ہے اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔

یاد رہے کہ قرآن کریم میں جتنے بھی احکامات اوامر و نواہی بیان ہوئے ہیں وہ سب فرائض میں داخل ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان احکامات پر دل و جان سے عمل پیرا ہونا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر حکم کی حکمت بھی بیان فرمائی ہے تاکہ اوامر پر نہایت خوشی اور بشاشت سے عمل کیا جائے اور نواہی سے کراہت اور حقارت سے بچا جائے یا ان کو ترک کرنے کا حکم ہے تو نفرت سے ان کو ترک کر دیا جائے۔ مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے نمازِ جمعہ کے لئے سعی کرنا فرض قرار دیا ہے اس لئے جمعہ کے لئے آواز سُننے پر تمام کام کاج چھوڑ کر نمازِ جمعہ کے لئے نہایت محبت اور خوشی سے فوری طور پر حاضر ہونا فرض ہے۔ اسی میں انسان کے لئے دین و دُنیا میں بھلائی اور خیر ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (انگریزی حکومت سے جمعہ کے دن مسلمانوں کو چھٹی کرنے کی درخواست کے سلسلہ میں) جمعۃ المبارک کی غرض و غایت اور اہمیّت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"بھائیو! آپ خوب جانتے ہو کہ جمعہ اسلام میں صرف ایک عید کا ہی دن نہیں بلکہ وہ تجدیدِ احکامِ دین کا بھی ایک خاص روز ہے جس میں مسلمانوں کے کانوں میں اسلام کے پاک وصایا تازہ طور پر پڑتی ہیں اور بھولے ہوئے مسائل نئے سرے سے یاد دلائے جاتے ہیں۔ اسی دن میں ہر ایک مسلمان پر فرض ہے کہ مسجد میں حاضر ہو اور دینی وصایا کو سُنے اور اپنے ایمان کو تازہ کرے اور اپنی معلومات بڑھائے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ اس نحوست سے کہ ملازمت پیشہ لوگوں کو جمعہ کے لئے فرصت نہیں ملتی، بہت سی مسجدیں ویران نظر آتی ہیں۔ چونکہ جمعہ مسلمانوں کے لئے دو قسم کے غسل کا دن ہے ایک جسم کا غسل جس کے بعد سفید پوشاک پہنی جاتی ہے اور ایک دل کا غسل یعنی توبہ اور استغفار جس کے بعد لباس التقوٰی پہنایا جاتا ہے۔ اِس لئے جمعہ میں یہ خاصیت ہے کہ جو شخص اخلاص اور سچی ایمانداری سے جمعہ کی نماز میں حاضر ہوتا ہے اور ہدایتوں کو سُنتا رہے اور گھر میں توبہ نصوح کا تحفہ ساتھ لاتا رہے اس کو دوسرے دلوں میں بھی نماز کی توفیق دی جاتی ہے اور جمعیتِ باطنی اس کو عطا کی جاتی ہے جس کی طرف جمعہ کے لفظ میں بھی ایک لطیف اشارہ ہے۔ علاوہ اس کے اس سے مومنوں کا تعارف بڑھتا ہے بعض کا بعض پر اثر پڑتا ہے۔ نیک اخلاق میں ایک شخص دوسرے کا وارث بن جاتا ہے اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن میں خاص طور پر جمعہ کے لئے تاکید کی ہے بلکہ سورۃ کا نام بھی سورہ جمعہ رکھ دیا ہے اور احادیث میں جمعہ کے ترک کرنے میں سخت وعید بھی ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحْرِقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۵ صـ۷۶ ۔ جنوری ۱۸۹۶ء)

اِس حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ جو نمازِ جمعہ ادا کرنے سے پیچھے رہ گئے ہیں ضرور مَیں نے ان کے متعلق ارادہ کیا ہے کہ مَیں ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ میری جگہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر مَیں اُن لوگوں کو جو نمازِ جمعہ سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔

(مسلم شریف کتاب الصّلوٰۃ و مشکوٰۃ شریف کتاب جمعہ صـ۱۲۱)

اِسی طرح سرورِ کائنات فخرِ موجودات سیّدِ وُلدِ آدم خاتم الانبیاء سیّدنا و مولانا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف مواقع پر جمعۃ المبارک کی اہمیت و آداب و برکات اور اس میں شمولیت کی تاکید کے بارہ میں احادیث فرماتے ہیں جیسے حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے :-

" مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعَةٍ تَهَاوُنًا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ "

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سُستی سے متواتر تین نمازِ جمعہ ترک کی ہوں اللہ تعالےٰ اس کے دل پر مُہر کر دیتا ہے (ابو داؤد و ترمذی کتاب الصّلوٰۃ) کیونکہ سُستی اور غفلت سے جب ایک بندہ فرض ترک کرتا ہے تو اس کے دِل سے خوفِ خدا نکل جاتا ہے اور حکمِ الٰہی سے نافرمانی اور نیکیوں کی طرف عدم توجہی سے نیکی کا احساس ختم ہو جاتا ہے ۔ اور یہی دل پر مُہر کا مطلب ہے کہ بندہ حکمِ الٰہی کی بجاآوری اور نیکی کرنے سے لاپرواہ ہو جائے ۔

اِسی طرح سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی نماز بغیر کسی عذر کے چھوڑ دے فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ تو اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیئے اگر اس کے پاس دینار نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کرے ۔ (ابوداؤد و مشکوٰۃ صـ۱۲۱)

دراصل اپنے اُوپر اس قسم کے جرمانہ سے اس کی توجہ قائم رہے گی اور آئندہ نمازِ جمعہ ترک نہ کرے گا اور سُستی نہ کرے گا ۔

اِسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بغیر کسی عذر کے نمازِ جمعہ ترک کر دے وہ منافق لکھا جاتا ہے (مشکوٰۃ شریف صـ۱۲۱) یعنی اسلامی تعلیم کے مطابق عمل کرنے کی وجہ قرار دی ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ ۔

کہ جمعۃ المبارک کے دن فرشتے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کے نام لکھتے ہیں جو پہلے پہل حاضر ہوتے ہیں ۔ جو شخص نماز کے لئے اوّل وقت آیا اسے ایک اُونٹ قربان کرنے کا ثواب حاصل ہو گا ۔ (مشکوٰۃ شریف صـ۱۲۲)

اِسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ملائکہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور جو لوگ مسجد میں داخل ہوتے ہیں ان کے نام خدا تعالیٰ کے پاس پہنچانے کے لئے لکھتے جاتے ہیں اور جب امام خطبہ پڑھنا شروع کرتا ہے تو فرشتے نام لکھنے بند کر

دیتے ہیں اور وہ خطبہ سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جو لوگ دیر سے آتے ہیں ان کا جمعہ تو ہو گیا مگر ملائکہ کی فہرست میں ان کا نام شامل نہ ہوا جو وہ خدا کے حضور پیش کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔ (متفق علیہ)

یعنی جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب ایک مسلمان بندہ جو بھی اس میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کر کے اس کا سوال پورا کر دے گا اور جس قسم کی خدا سے پناہ مانگے گا اسے پناہ دی جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صـ۱۲۱)

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھڑی کے بارہ میں ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گویا "هِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ" کہ اس گھڑی کا عرصہ بہت ہی تھوڑا ہے۔
(مسلم کتاب الجمعہ و بخاری شریف)

اس سے قبولیتِ دعا کی گھڑی توجہ سے تلاش کرنے کی طرف اشارہ فرمایا۔

یوم جمعہ کے بارہ میں حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

" اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ "

کہ تمہارے دنوں میں سے افضل اور بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ کیونکہ اس دن خاص طور پر تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد باب الجمعہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

" اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ "

کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ مسلمان پر واجب ہے۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جو گھر میں ہے ضروری ہے۔
(بخاری کتاب الجمعہ)

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل اچھی طرح کرے اور پھر وہ اوّل وقت نمازِ جمعہ کے لئے حاضر ہو جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی جو دوسری گھڑی میں آیا اس نے ایک گائے کی قربانی دی جو تیسری گھڑی میں آیا اس نے گویا ایک مینڈھا کی قربانی دی اور جو چوتھی گھڑی میں آیا اس نے ایک مرغی کی قربانی دی اور جو پانچویں گھڑی آئے اس نے

گویا ایک انڈہ کی قربانی دی۔ پس جب امام خطبہ کے لئے نکل آئے تو اس سے قبل فرشتے جو باہر ثواب لکھ رہے ہوتے ہیں وہ بھی خطبہ سُننے کے لئے مسجد کے اندر آجاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف کتاب الصلوٰۃ الجمعہ)

اسی طرح حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جو شخص جمعہ کے روز غسل کرے اور جس قدر طاقت ہو خوب اچھی طرح بدن کی طہارت وصفائی کرے اور اپنا تیل لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو استعمال کرے پھر نمازِ جمعہ کے لئے گھر سے نکلے اور ایسے دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے جو اس کے آنے سے پہلے بیٹھے ہوئے ہوں (یعنی پہلے سے جو لوگ بیٹھے ہیں ان کو ہاتھ سے الگ کر کے ان کے درمیان میں سے گذر کر آگے بیٹھنے کی کوشش نہ کرے) پھر جب امام خطبہ پڑھے تو نہایت خاموشی کے ساتھ بیٹھا رہے تو اس جمعہ اور اس سے قبل جمعہ کے درمیان اس کے جتنے بھی گناہ ہوں گے سب بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری شریف کتاب الجمعہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیہات کے لوگ نمازِ جمعہ کے لئے باقاعدہ حاضر ہوا کرتے تھے۔ ان پر گرد وغبار ہوتا اور جسم پسینہ سے شرابور ہوتا تھا۔ ایسی ہی حالت میں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپؐ نے فرمایا "لَوْ اَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا" کہ کاش تم اس دن تو پاک وصاف رہا کرتے۔ (بخاری شریف کتاب الجمعہ)

ایک حدیث میں ہے کہ دیہاتی لوگ اپنے ہاتھ سے اپنا کام کاج کرتے تھے اور اسی ہیئت میں وہ جمعہ کے لئے حاضر ہو جاتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا "لَوْ غَسَلْتُمْ" یعنی کاش تم غسل کر کے آتے۔ (بخاری شریف کتاب الجمعہ)

اسی طرح ترمذی کتاب الصلوٰۃ میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ "تم میں سے کسی کے لئے یہ امر مشکل نہیں ہے کہ کام کاج کے سوا صرف جمعۃ المبارک ادا کرنے کے لئے دو کپڑے علیحدہ بنوالے۔"

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثناء میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ کا خطبہ فرما رہے تھے کہ کچھ اونٹ تجارتی غلّہ سے لدے ہوئے آئے تو خطبہ سُننے والے لوگ ان اونٹوں کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ ۱۲ آدمی رہ گئے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا" کہ جب یہ لوگ تجارت یا لہو ولعب کا سامان دیکھتے ہیں تو اس کی طرف بھاگ جاتے ہیں اور تجھے اکیلا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ (بخاری شریف کتاب الجمعہ)

حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز نمازِ جمعہ کے لئے جاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ "مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ" کہ جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلودہ ہو جائیں تو اللہ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ (بخاری شریف کتاب الجمعہ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن ایسے وقت مسجد میں آیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ پڑھ رہے تھے اور وہ شخص آکر بیٹھ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے دریافت فرمایا کہ کیا تو نمازِ سُنّت ادا کر چکا ہے تو اس نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "قُمْ فَارْكَعْ" اُٹھ اور دو رکعت نماز ادا کر۔ (مشکوٰۃ شریف کتاب الصّلوٰۃ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اِذَا جَاءَ كُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا۔" (مسلم شریف و مشکوٰۃ شریف کتاب الصّلوٰۃ باب الجمعہ صہ ۱۲۳)

کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لئے اِس حال میں حاضر ہو کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو چاہیئے کہ حاضر ہونے والا شخص دو رکعتیں اختصار کے ساتھ ادا کر لے (یہ درست نہیں کہ بعض لوگ جلد جلد اس وقت دو رکعت سُنّت ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں جب معمولی وقفہ کے بعد امام خطبہ ثانیہ پڑھتا ہے)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ (الجمعة) مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ" (الجمعة) (متفق علیہ و مشکوٰۃ صہ ۱۲۴)

کہ جو شخص نمازِ جمعہ با جماعت ایک رکعت ہی پالے تو گویا اس نے نمازِ جمعہ پالی اور دوسری رکعت خود ادا کرے۔

بعض فقہاء نے کہا ہے کہ جو شخص قعدہ کی حالت میں نمازِ جمعہ میں شریک ہو وہ جمعہ کی نماز کی دو رکعتیں پڑھ لے۔ بعض فقہاء نے کہا ہے کہ جو شخص سجدہ سہو امام کے ساتھ پالے تو وہ بھی نمازِ جمعہ کی دو رکعتیں ادا کر لے اور جو شخص ایسی حالت میں نمازِ جمعہ کے لئے حاضر ہو کہ امام کے ساتھ دونوں رکعتیں ہی نہ پائے تو وہ نمازِ ظہر ادا کرے۔

فقہاء نے نابالغ، مریض، مسافر، عورت، غلام پر نمازِ جمعہ واجب قرار نہیں دی۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَّيَتِيمًا وَّأَسِيرًا ۝

مخیّر اور درد مند احمدی گھرانے سَو یتامیٰ کی کفالت کی ذمّہ داری سنبھالیں

صد سالہ جشن تشکّر کے تاریخی موقع کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

احبابِ جماعت و امراءِ اضلاع سے ضروری گزارش

(مکرّم ملک منوّر احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ اپنے قیام کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر خدا تعالیٰ کے حضور تحدیثِ نعمت کے طور پر بعض تحیّات پیش کر رہی ہے۔

الٰہی جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات کے صُدور پر خدا کے حضور قولی، حالی اور عملی شُکر بجا لاتی ہیں۔ اِس طرح وہ مزید خدا کے افضال کی مورد بنتی ہیں کہ اُس حیّ و قیّوم کا وعدہ ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ کہ اگر تم شُکر بجا لاؤ گے تو مَیں تم پر مزید اپنے فضل نازل کروں گا۔

اِن فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اِس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جوبلی کمیٹی نے یہ تجویز کیا ہے کہ مخیّر اور درد مند گھرانے سَو یتامیٰ کی کفالت کی ذمّہ داری سنبھالیں۔

قرآن مجید کی سورۃ دہر میں ابرار کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ یتیموں، مسکینوں اور اسیران کو ہماری محبّت کے حصول کے لئے کھلاتے ہیں۔ قرآن مجید کی متعدّد آیات میں یتامیٰ کی خبرگیری کی تلقین اور یتامیٰ کو دھتکارنے والوں کی مذمّت کی گئی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو احادیث کے عظیم مؤلّف ہیں اپنی کتاب "ادب المفرد" کے آغاز میں ہی یتامیٰ کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت اہم ارشادات لائے ہیں۔

اداریہ

نصیحت ہائے غریبانہ

"بے بس انسانیت کس سے فریاد کرے!" یہ ہے وہ عنوان جو سیلاب کی تباہ کاریوں سے متأثر ہو کر روزنامہ جنگ لاہور نے اپنی خصوصی اشاعت ۲۹ ستمبر ۱۹۸۸ء میں سرورق لگایا اور بعض مذہبی حلقوں کی طرف سے یہ آواز بھی بلند ہوئی "پوری قوم اللہ کے حضور توبہ و استغفار کرے۔" (روزنامہ نوائے وقت ۲۹ ستمبر ۱۹۸۸ء صہ ۸ کالم ۵ ۔ روزنامہ جنگ ۲۹ ستمبر ۱۹۸۸ء صہ ۶ کالم ۵) آخر کیا وجہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان طرح طرح کے آفاتِ سماویہ و ارضیہ کی آماجگاہ بنا ہؤا ہے۔ ابھی چند دنوں کی ہی بات ہے اخبارات نے سانحہ اوجڑی کیمپ کے وقوع پر قیامتِ صغریٰ کا سماں باندھا تھا اور ایک صاحبِ حال نے تو یہاں تک کہا کہ وہ واقعی قیامت تھی ـــــ راولپنڈی اور اسلام آباد میں آگ کے گولے برسے۔ فضا دھوئیں سے بھر گئی۔ آگ کے اس الاؤ کو بجھانے کے لئے کتنے فائر بریگیڈ کتنی دیر لگے رہے۔ ملک میں جہاں اس کی راکھ بکھیری گئی وہاں بھی بعض چنگاریاں اَب بھی سُلگ پڑتی ہیں۔

۱۷ اگست کو سانحہ بہاولپور پیش آیا۔ یہ بھی ایک قومی نقصان تھا۔ پاکستانی فوج کے متعدد سرکردہ افرادِ اس حادثہ میں داعیٔ اجل کو لبّیک کہہ گئے۔ حادثہ دیکھنے والوں نے جو نقشہ بیان کیا الامان! الحفیظ! بلکہ روزنامہ حیدر نے تو اسے اوجڑی کیمپ کا دوسرا رُخ قرار دیا۔ چنانچہ اس کی اشاعت ۱۹ اگست ۱۹۸۸ء صہ ۸ میں یہ عنوان جلی حروف میں دیا۔ سندھ میں انسان اپنے بھائی کے خون کی ہولی کھیل رہا ہے۔

آخر ستمبر میں ستلج، راوی اور چناب میں بے پناہ سیلاب نے پنجاب کے بیشتر حصّہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا کہ روزنامہ جنگ کی اشاعتِ خصوصی ۲۹ ستمبر ۱۹۸۸ء میں تصاویر دے کر جناب ضیاء شاہد صاحب یوں رقمطراز ہیں:۔

"آج پنجاب کے مشرقی حصّوں میں پانی ہی پانی ہے اور مَیں نے صرف خبریں نہیں پڑھیں تصویریں نہیں دیکھیں بلکہ راولپنڈی سے ہوائی جہاز پر لاہور آتے ہوئے پورا علاقہ دیکھا ہے اور لاہور پہنچنے کے بعد خود فوٹو گرافروں کے ہمراہ متأثرہ علاقوں میں جہاں تک پہنچا جا سکتا ہے وہاں تک پہنچا ہوں۔ مَیں نے ۱۹۴۷ء کے مناظر کے بارہ میں سُنا ضرور تھا مگر دیکھے نہیں

ایک مشہور حدیث یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے سے ملحقہ دُو انگلیوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا "جس طرح یہ دُو انگلیاں باہم اکٹھی ہیں اسی طرح جنّت میں یتیم کی کفالت کرنے والا اور مَیں اکٹھے ہونگے"۔ پھر جنّت کے حصول کا یہ ایک ذریعہ ہم کیوں اختیار نہ کریں؟

ایک حدیث وہ یہ لاتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے صاحبزادے ایک یتیم کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا کرتے تھے ایک روز وہ کھانے کے وقت موجود نہ تھا آپ کھانا کھا چکے وہ آیا تو اُسی وقت اُس کے لئے شہد اور ستُّو منگوائے اور فرمایا آپ گھاٹے میں نہیں رہے۔

مشہور صحابی حضرت ابوہریرہؓ جو اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثواب کے بارہ میں دریافت فرماتے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے :-

"مسلمانوں کے گھرانوں میں سے اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم پرورش پا رہا ہو اور اُس سے حُسنِ سلوک ہو رہا ہو"۔

ایک حدیث یہ بیان کی گئی ہے کہ :-

"یتیم کے لئے شفیق باپ کی مانند ہو جاؤ اور یاد رکھو جو بوؤ گے کاٹو گے۔ دولت کے بعد فقر بھی آسکتا ہے اور دن کے بعد تاریک رات بھی یعنی دن بدلتے رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آج داد و دہش کرنے والے کو کل ہاتھ پھیلانا پڑ جائے"۔

اِس بارہ میں حضرت حسنؓ کا عمل یہ پیش کیا ہے کہ صبح ہوتی تو وہ آواز دیتے :-

"گھروں والو! اپنے یتیموں کا خیال رکھو، یتیموں کا۔ گھروں والو مسکینوں کا خیال کرو مسکینوں کا۔ گھروں والو پڑوسیوں کو نظرانداز نہ کرنا"۔

حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت، صدق و وفا کا تقاضا ہے کہ ہم یتامٰی کی کفالت میں بھی ایک دوسرے سے مسابقت اختیار کریں۔ خدا کے محبوب دُرِّ یتیم تھے اِس لئے آپ کی محبّت اور یاد کو اِس ذریعہ سے بھی قائم رکھا جا سکتا ہے کہ مخیّر، دردمند اور صاحبِ اخلاص خدا کی محبّت کے حصول اور رضاء کے لئے اِس تاریخی موقع پر یتامٰی کے لئے اپنے دلوں کے دریچے اور گھروں کے دروازے کھول دیں۔

مکرمی و محترمی! خاکسار اِس موقع پر آپ سے درخواست کرتا ہے کہ آپ اپنی جماعت میں اِس کارِ خیر کے لئے اپیل فرما کر ایسے اصحاب کے نام جلد ارسال فرمادیں جو ایک یتیم کی کفالت کے لئے اپنے گھر کے دروازے وَا کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ امید ہے کہ جماعت اپنی روایات کے مطابق اِس تاریخی موقع پر اِس تجویز پر بڑھ چڑھ کر لبّیک کہے گی اور آپ محترم اِس بارہ میں ہر ممکن اور مؤثر تحریک فرما کر ایسے صاحبِ

اخلاص، ابرار کے نام جلد ارسال فرماویں گے جو ایک ایک یتیم کو اپنانے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اِس تحریک پر اپنے نام پیش فرمائیں۔ زیادہ بہتر ہوگا اگر آپ اِس سارے کام کی ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۸۸ء تک باحسن تکمیل کے لئے دو تین صاحبِ اثر افراد پر مشتمل ایک وفد تشکیل دے دیں نیز تمام احبابِ جماعت کی آگاہی کیلئے یہ مضمون جمعہ کے خطبہ ثانیہ میں سُنائے جانے کی درخواست ہے۔

سِلسلہ کی ہر تحریک بفضلہٖ تعالیٰ کامیابی سے ہمکنار ہوُا کرتی ہے اور حضرت اقدس بانیٔ سِلسلہ عالیہ احمدیہ کا حسبِ ذیل پُرحقیقت شِعر اِس امر کی تائید میں آسمانی نوید دیتا ہے کہ ؎

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اَخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور یتامیٰ کی کفالت کی خاطر دردمند احمدی گھرانوں کی تلاش میں آپ کی مدد و راہنمائی فرمائے۔

نئی زبان سیکھنے کی تحریک

امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ
"انصار کو یہ مہم چلانی چاہیئے کہ کوئی نہ کوئی زبان آجائے۔ اگر باہر کی نہیں سیکھ سکتے تو ملک کی دوسری زبان سیکھئے۔"

نیز فرمایا:۔
"آپ زبانیں سیکھئے جتنے انصار ہیں۔ آپ کی عمر ایسی نہیں کہ آپ سیکھ نہ سکیں۔ آپ کو خدا تعالےٰ نے جو بچپن کا ملکہ عطا فرمایا ہے وہ حاصل کرلیں اور سیکھنے میں بے تکلّف ہو جائیں۔ کوئی شرم محسوس نہ کریں۔ ٹوٹے پھوٹے فقرے سیکھے جاتے ہیں بے شک سیکھیں اور بولیں۔"

تمام زعماء کرام حضورِ انور کی اِس خواہش اور تحریک کو تمام انصار تک پہنچائیں اور بار بار تاکید اور یاددہانی کرائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بنی نوع کی خدمت میں صرف کرنے کی توفیق دے اور زبان سیکھ کر زیادہ سے زیادہ مخلوقِ خدا کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(قیادت تعلیم مجلسِ انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

روحانی خزائن کا کم از کم تین بار مطالعہ

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور تائید سے اسّی سے زائد معرکۃ الآراء کتب تصنیف فرمائیں جن کے بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ نے خود فرمایا ؎

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

نیز مزید فرمایا کہ :-

" جو شخص ہماری کتب کو کم از کم تین بار نہیں پڑھتا اُس میں ایک قسم کا کِبر پایا جاتا ہے ۔"

لہٰذا ہر احمدی اور خاص طور پر ہر ناصر کا یہ فرض ہے کہ اپنے گھر کے ماحول کو ان روحانی خزائن سے معمور رکھے۔ کتب حضرت اقدس کے مطالعہ کو اپنی روزمرّہ زندگی کے معمولات کا ایک لازمی حصّہ بنائے اور کوئی فردِ خانہ اِن روحانی خزائن اور روحانی مائدہ سے اپنے آپ کو محروم نہ کرے۔ نہ خود غافل ہو اور نہ دوسروں کو غافل رکھے۔ یہ بہت ہی ضروری امر ہے۔

خدا کرے کہ ہر احمدی گھرانے میں حضرت اقدس کی کتب زیادہ سے زیادہ پڑھی اور سمجھی جائیں اور پھر ہر نئی نسل اِن روحانی خزائن کو اگلی نسل میں منتقل کرنے والی ہو۔ آمین ثم آمین۔

(قیادتِ تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اداریہ ——— بقیہ

بقیہ صفحہ ۴

کے مطابق ان کو موردِ الزام بنا دیا۔ کیوں وہ خدا تعالیٰ جو غضب میں دھیما تھا اب بھڑک اُٹھا ہے! اِس لئے "نصیحت ہے غریبانہ" کہ پوری قوم جیسا کہ نقارۂ خلق ہے خدا تعالیٰ کے حضور جُھکے اور توبہ کرے لیکن انداز وہ اپنائے جو خدا والوں کے انداز ہیں اور اس کی رضا کو جذب کرنے والے ہیں تا خدا تعالیٰ غضب کا نشانہ بنانے کی بجائے ان کے لئے غیرت دکھانے کے سامان کرے۔ آمین۔

نصرت جہاں تحریکِ نو

پیارے امام کا تازہ ارشاد

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یو۔کے (U.K) کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۳ جولائی ۱۹۸۸ء کو ارشاد فرمایا کہ:۔

"نصرت جہاں سکیم کے تابع اب ہم صرف طبی اور تعلیمی دُنیا میں ہی افریقہ کی مدد نہیں کریں گے بلکہ غریب اور بے وسیلہ ہونے کے باوجود اقتصادی معاملات میں، ٹریڈ میں اور انڈسٹری میں بھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ اِن ملکوں کی ہر طرح مدد کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ چونکہ ہم خالصۃً للہ یہ کام کریں گے اِس لئے بعید نہیں کہ اِن قوموں کی آزادی جماعتِ احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ اہلِ افریقہ کو اِن سینکڑوں سال کی زنجیروں سے آزاد کرانے کی سعادت جماعتِ احمدیہ کو حاصل ہو۔ (آمین)

اِس ضمن میں کئی اقدامات کئے جا چکے ہیں۔ میں صرف یہ اعلان کر کے اِس بات کو ختم کرتا ہوں کہ آپ میں سے جو کوئی بھی کسی بین الاقوامی تجارت کا تجربہ رکھتا ہو وہ اپنا نام پیش کرے۔ کسی قسم کی انڈسٹری قائم کرنے کا، کارخانہ قائم کرنے اور چلانے کا تجربہ رکھتا ہو وہ اپنا نام پیش کرے یا کسی قسم کے ایسے فن سے تعلق رکھتا ہو جو افریقہ کی خدمت کیلئے استعمال ہو سکتا ہو وہ اپنا نام پیش کرے۔"

اِس سلسلہ میں احباب اپنے کوائف جلد از جلد سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ کو بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

نُصرتِ الٰہی

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اِک عالم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اِک طوفان لاتی ہے

غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(دُرِّ ثمین اُردو صـ۳)

تھے کہ اس وقت شاید مَیں بہت چھوٹا تھا لیکن یہ مناظر کسی بھی طرح قیامتِ صغریٰ سے کم نہیں۔ مَیں نے بچوں کو روتے بلکتے، جوان لڑکیوں کو ننگے سر بھاگتے ہوئے اور بوڑھوں کو ٹھوکریں کھاتے دیکھا ہے۔ مَیں نے لُٹے پٹے خاندانوں کو اِس حال میں دیکھا ہے کہ ہر گھر سے دو ایک افراد کا پتہ نہیں چل رہا کہ جانے وہ زندہ بھی ہیں یا نہیں۔ مَیں نے پانی کو چیختے اور چنگھاڑتے سُنا ہے۔ چشمِ تصوّر سے مٹی کی دیواروں کو زمیں بوس ہوتے اور کتنے ہی معصوم بے گناہ افراد کو زندہ درگور ہوتے دیکھا ہے۔"

روزنامہ نوائے وقت لاہور اپنی اشاعت ۲۹ ستمبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۱ پر زیرِ عنوان "تباہی پھیلاتے ہوئے راوی وچناب اُتر رہے ہیں آج ستلج میں طغیانی آئے گی" لکھتا ہے:۔

"راوی اور چناب پنجاب کے وسیع علاقے میں تباہی، بربادی اور موت کا کھیل کھیلتے ہوئے اب اُتر رہے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی ستلج اب ان کا ساتھی بن گیا ہے اور آئندہ چوبیس گھنٹے میں سدھنائی میں پانی کا زبردست ریلا آنے والا ہے جس میں ستلج اور راوی کا درمیانی علاقہ شدید سیلاب کی زد میں آجائے گا اور اس علاقے میں اللہ کی مخلوق کے لئے عذابِ الٰہی سے کم نہ ہوگا۔"

بعض نے تو اسے طوفانِ نوح قرار دیا اور اپنے ادارتی نوٹ میں تحریر کیا:۔

"پنجاب ان دنوں تاریخ کے شدید ترین سیلابِ بلاخیز کی لپیٹ میں ہے تاحدِ نظر مکانات پانی میں ڈوبے ہوئے دیکھ کر طوفانِ نوح کا منظر آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۹ ستمبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۳)

خدا تعالیٰ کی ناراضگی کبھی آگ برساتی ہے تو کبھی تُند اور خوفناک سیلاب کا رُوپ دھار لیتی ہے۔ خصوصاً جبکہ نظام ایسا چلانے کی کوشش کی جارہی ہے جس سے بظاہر خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہونی چاہیئے اور اس نظام کی بالادستی کے لئے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت شاملِ حال ہونی چاہیئے نہ کہ بقول پریس عذاب پر عذاب بھیج کر قوم کو مصائب میں ڈالتا رہے اور قوم کے خاص و عام کو بجائے مُہلت دینے کے اپنے غضب کا نشانہ بناتا رہے۔ یہ واقعی صحیح بات ہے کہ توبہ اور استغفار کا وقت ہے اور پوری قوم کو خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونا چاہیئے لیکن ساتھ ساتھ لمحۂ فکریہ بھی ہے کہ باوجود طاقت، ذرائع، سہولیات میسّر ہوتے اور فضا کے سازگار ہونے کے بزعمِ خویش جو قدم خدا تعالیٰ کے لئے اُٹھاتے ہیں وہ نہ صرف لغزش کھا جاتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا محرّک بن جاتا ہے۔ جنابِ رئیس امروہوی صاحب مرحوم اپنے ایک قطعہ "ہراساں" میں اس کا نقشہ کھینچتے ہیں ؎

"اِسلام کا اے خدائے قیوم
کس قوم سے واسطہ پڑا ہے
ہر لحظہ ہے کفر سے ہراساں
ہر لحظہ خطر میں مُبتلا ہے"

(روزنامہ جنگ لاہور ۸۔ اکتوبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۳)

اِس تصویر کا ایک دوسرا رُخ بھی ہے۔ سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بہت پیاری حدیث ہے رُبَّ أَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَ بَرَّهٗ کہ کئی پراگندہ حال خاک آلود ہر قسم کے حقوق سے محروم، ظاہری شان وشوکت سے عاری، عاجز و خاکسار، بے بس اور لاچار ایسے وجود بھی ہیں کہ اگر وہ کسی امر پر خدا تعالیٰ کی قسم کھالیں تو خدا تعالیٰ ان کی خاطر تقدیریں بدل دیا کرتا ہے۔ زمامِ تقدیر ان کے بے بس ہاتھوں میں تھما دیتا ہے تا وہ بات پوری ہو جس کی انہوں نے قسم کھائی ہے۔ ان کے لئے غریب الوطنی بھی رحمت کا نشان بن جاتی ہے اور بظاہر ذلّت عظمت کے مینار ثابت ہوتی ہے۔ ایسی ہی ایک فقیرانہ صدا قادیان کی ایک گمنام بستی سے نکلی جس نے تقدیر کے سازوں کو چھیڑ دیا۔

"مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدّت تک خاموش رہا ..... مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لُوط کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

اِسی طرح کی ایک درویشانہ ندا پر عصرِ حاضر میں قدرت کے نشانوں کا ظہور پوری قوم کو سوچنے پر مجبور کر رہا ہے۔ ۱۰ر جون ۱۹۸۸ء کو وہ قرآنی آیت کے مطابق لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ کو اپنی صداقت کا معیار ٹھہراتا ہے تو پورے ایک ماہ بعد ایک مُردہ شخص کو زندہ کر کے اللہ تعالیٰ اس کی بریّت اور صداقت کا نشان دکھا دیتا ہے۔ آخر کیا وجہ ہے۔ خدا تعالیٰ کو اس کی کونسی ادا پسند ہے جس کے بدلہ میں پوری قوم کے الزامات کو ٹھکرا دیا اور ع

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(باقی صفحہ ۷ پر)

امام الکلام

"مَیں سچّا ہُوں"

"نشانوں کا سلسلہ تو ابتداء سے جاری ہے اور ہر یک صحبت میں رہنے والا بشرطیکہ صدق اور استقامت سے رہے کچھ نہ کچھ دیکھ سکتا ہے اور آئندہ بھی خدائے تعالیٰ اس سلسلہ کو بے نشان نہیں چھوڑے گا اور نہ اپنی تائید سے دستکش ہوگا بلکہ جیسا کہ اس کے پاک وعدے ہیں وہ ضرور اپنے وقتوں پر نشان تازہ بتازہ دکھاتا رہے گا جب تک کہ وہ اپنی حجّت کو پوری کرے اور خبیث اور طیّب میں فرق کرکے دکھلا دے۔ اس نے آپ اپنے مکالمہ میں اس عاجز کی نسبت فرمایا کہ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اور مَیں کبھی امید نہیں کر سکتا کہ وہ حملے بغیر ہونے کے رہیں گے گو ان کا ظہور میرے اختیار میں نہیں۔ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مَیں سچا ہوں۔

پیارو! یقیناً سمجھو کہ جب تک آسمان کا خدا کسی کے ساتھ نہ ہو ایسی شجاعت کبھی نہیں دکھاتا کہ ایک دُنیا کے مقابل پر استقامت کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور ان باتوں کا دعویٰ کرے جو اس کے اختیار سے باہر ہیں۔ جو شخص قوت اور استقامت کے ساتھ ایک دُنیا کے مقابل پر کھڑا ہو جاتا ہے کیا وہ آپ سے کھڑا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ وہ اس ذاتِ قدیر کی پناہ سے اور ایک غیبی ہاتھ کے سہارے کھڑا ہوتا ہے جس کے قبضۂ قدرت میں تمام زمین و آسمان اور ہر ایک رُوح اور جسم ہے۔ سو آنکھیں کھولو اور سمجھ لو کہ اس خدا نے مجھ عاجز کو یہ قوّت اور استقامت دی ہے جس کے مکالمہ سے مجھے عزّت حاصل ہے۔ اسی کی طرف سے اور اسی کے کھلے کھلے ارشاد سے مجھے یہ جرأت ہوئی ہے کہ مَیں ان لوگوں کے مقابل پر بڑی دلیری اور دلی استقامت سے کھڑا ہو گیا جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم مقتدیٰ اور شیخ العرب والعجم اور مقرب اللہ ہیں ......

سو مَیں ان سب کے مقابل پر باذنہٖ تعالیٰ میدان میں آیا ہوں تا خدائے تعالیٰ صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھاوے اور تا اس کا ہاتھ جھوٹے کو تحت الثریٰ تک پہنچاوے اور تا وہ اس شخص کی نصرت اور تائید کرے جس پر اس کا فضل و کرم ہو ....."

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۲۳، ۲۴)

کلام الامام

......سچائیوں کے انکار کی وجہ سے ہے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ مطالبات ان کے دل کی سختی اور زنگ آلودگی کے سبب سے ہیں کیونکہ ان کے پاس نشانات تو آچکے ہیں مگر باوجود ان نشانات کے انہوں نے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا۔ پس معلوم ہؤا کہ ان کا مقصد فائدہ اُٹھانا نہیں ہے بلکہ بوجہ اس کے کہ دل ایمان سے خالی ہیں، ہنسی اور شرارت مقصود ہے اور چاہتے ہیں کہ نشانات کا جو اثر پبلک پر پڑتا ہے اس کو دُور کر دیں۔

......اور یہ بھی خیال نہ کریں گے کہ قوم کا تنزل تو ان سچائیوں کے انکار کی وجہ سے ہے پس وہ صُلح کس فائدہ کی جس میں ان سچائیوں کو چھپایا جائے جن پر قومی ترقی کا انحصار ہے اور اس طرح قوم کو ہمیشہ کے لئے کامیابی کے راستہ سے پھرا دیا جائے آہ یہ خیال ہمیشہ تنزل کی طرف جانے والی اقوام میں راسخ ہوتا ہے کہ انہیں ان کے موجودہ نظام کو بدلے بغیر ترقی نصیب ہو جائے اور وہ ہمیشہ مصلحین کے خلاف یہی رویّہ اختیار کرتی ہیں.....

قرآن کریم فرماتا ہے قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى۔ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں اس کے باوجود وہ سب فساد کا الزام اپنے وقت کے مصلحوں پر لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہوں نے فساد ڈال دیا اور قومی صلح کے نام سے صداقتوں کی قربانی میں اخفاء کا مطالبہ کرتے ہیں جسے کوئی راستباز انسان قبول نہیں کر سکتا اور اس سے دشمنانِ حق کو اس کے خلاف لوگوں کو بھڑکانے کا موقع مِل جاتا ہے......

مگر یہ تو اللہ تعالیٰ کا تجویز کردہ نسخہ ہے اس میں تبدیلی نسخہ کی غلطی کی وجہ سے تو ہو نہیں سکتی ہاں صرف اس طرح ہو سکتی ہے کہ تم لوگ اپنی حالتوں کو بدل لو..... جب تم میں تبدیلی پیدا ہو جائے گی تو یہ تمام خبریں خود بخود بدل جائیں گی اور اس وقت تم کو ترقی، کامیابی اور غلبہ کی بشارات کا وارث بنا دیا جائیگا گویا خبریں تب ہی بدلیں گی جب تمہاری حالت بدلے گی۔"

(تفسیر کبیر حضرت مصلح موعود جلد سوم صفحہ ۴۴-۴۵)

عربی منظوم کلام

○

وَبَارَزْتُ اَحْزَابَ النَّصَارٰی کَضَیْغَمٍ   بِاَیْدٍ وَفِی الْیُمْنٰی حُسَامٌ مُشَهَّرُ

مَیں تو قوّت کے ساتھ شیر کی طرح نصاریٰ سے مقابلہ کر چکا ہوں اور میرے داہنے ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار تھی

وَمَازِلْتُ اَرْمِیْهِمْ بِرُمْحٍ مُذَرَّبٍ   اِلٰی اَنْ اَبَانَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ اَظْهَرُ

سدا اُن کو تیز نیزے سے مارتا رہا ہوں یہاں تک کہ حق ظاہر ہو گیا اور حق ظاہر ہونے والا ہے

وَاِنَّا اِذَا قُمْنَا لِصَیْدِ اَوَابِدٍ   فَلَا الظَّبْیُ مَتْرُوْکٌ وَلَا الْعَیْرُ یُنْظَرُ

اور ہم جب ایسے وحشیوں کا شکار کرنا چاہتے ہیں تو نہ کوئی ہرن بچتا ہے اور نہ کوئی گورخر رہ جاتا ہے

وَفِیْ مُهْجَتِیْ جَیْشٌ وَاَزْعَمُ اَنَّهٗ   یُکَافِیْ جَیْشَ الْقِدْرِ اَوْ هُوَ اَکْثَرُ

میرے دِل میں ایک اُبال ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ ہانڈی کے اُبال کے برابر ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہے

اِذَا تَکَلَّمْنَا وَبَارٰی مُخَاصِمِیْ   وَلَاحَتْ بَرَاهِیْنِیْ کَنَارٍ تَزْهَرُ

جب ہم بول اُٹھے اور خصم نے مقابلہ کیا اور ہمارے دلائل ظاہر ہوئے جیسے کہ آگ روشن ہوتی ہے

فَاَوْجَسَ مَبْهُوْتًا وَاَیْقَنْتُ اَنَّنِیْ   نُصِرْتُ وَاَیَّدَنِیْ قَدِیْرٌ مُظَفَّرُ

پس وہ گھبرا کر بہکا اور مَیں نے یقین کر لیا کہ مَیں فتح پا چکا ہوں اور خدائے قدیر نے میری تائید کی ہے

وَاَدْرَکْتُهٗ فِیْ حَمْئَةٍ فَدَعَوْتُهٗ   اِلٰی مَشْرَبٍ صَافٍ وَّمَاءٍ یُّطَهِّرُ

مَیں نے اُس کو دَلدَل میں دیکھا تو مَیں نے دعوت دی صاف چشمہ اور پاک پانی کی طرف

(دُرِّ ثمین عربی صـ۲۲)